ARYA SAMAJ EXAMINED

تحقیق آریا

مصنّفہ

سلطان المناظرین جناب بدری مولوی سلطان محمد خان صاحب فاضل عربی

طبع اوّل

تعداد ۱۰۰۰

قیمت ۸ر

سنہ ۱۹۲۶ء

جسے

ایم۔ کے۔ خان۔ مہاں سنگھ باغ لاہور نے شائع کیا

نذر

میں نہایت ادب سے

جناب پادری سلطان محمد خان صاحب

کی

خواہش کے مطابق اس ناچیز کتاب کو مسیحی کلیسیا کے ہونہار رُکن

مسٹر ایس۔این۔ ناصر صاحب

سب انسپکٹر پولیس

کے نام نامی پر پادری صاحب کی گہری محبت اور حقیقی مودت

اور دلی خلوص کے ادنیٰ ترین اظہار کے طور پر منسوب کرتا ہوں۔

خان

دیباچۂ ناشر

"تحقیق آریا" کے عنوان کے ماتحت جناب مصنّف کا ایک مضمون اخبار اہل حدیث میں ۶ر مئی ۱۹۱۰ء سے لیکر ۳۱ر مارچ ۱۹۱۱ء تک شائع ہوتا رہا۔ آج تک آریا سماج کی جانب سے اُس کے جواب میں کوئی بھی تحریر نہیں دیکھی گئی۔ چونکہ یہ قابل قدر مضمون ۱۵-۱۶ سالوں سے لاجواب چلا آیا ہے لہٰذا خفیف سی ترمیم کے ساتھ اس کو کتاب کی صورت میں منصف مزاج پبلک کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ اُس قسم کے دھرم کی جو آریا سماج کے بانی سوامی دیانند جی مہاراج نے پیش کیا ہے تحقیق ہو جائے۔

چونکہ فی الحال صرف یجر وید کا اردو ترجمہ ہی دستیاب ہو سکا ہے لہٰذا دیانندی مت کی تحقیق کا مدار زیادہ تر یجر وید اور ستیارتھ پرکاش پر رکھا گیا۔ اب تو آریا سماج ویدوں کے بغیر ویدک دھرمی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے مگر جب آریا سماج اردو زبان میں ویدوں کے تراجم شائع کریگی تو امید ہے کہ ہمیں بھی کامل تفتیش کا موقع ملیگا۔

خان

تمہید

لفظ آریا کی تحقیق

یہ لفظ آر سے مشتق ہے اور مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً کاشتکاری اور قلبہ رانی اور مشک سینے کا اوزار اور ربا تشدید یائے آخور و اصطبل۔ ہنٹر صاحب اور میکس مولر صاحب اور مختصر تواریخ ہند کے جامع وغیرہ محققین اور مدققین علمائے یورپ کے سامنے ایک سنیاسی کا قول جو نہ مدقق اور نہ محقق ہو اور اپنے ہی خیالات میں مست و السست مدہوش رہتا ہو ہرگز اس قابل نہیں کہ ان علمائے کے اقوال کے مقابل رکھا جائے۔ زمانہ حال کے ماہران فنِ السنہ نے اس بات کو ثابت کردیا ہے کہ آریا کے حقیقی و وضعی معنی قلبہ زن و گاؤران سے بڑھکر اور کچھ نہیں ہیں۔

دیانندجی کے معدودے چند چیلے جن کا شمار انگلیوں کے سروں سے بھی کم ہے۔ اپنے گورو کی تقلید میں بجائے ہندو کے جو ملک کا تواریخی اور یادگاری نام ہے آریا کہلانے کو زیادہ مناسب خیال کرتے ہیں اور اس سے شریف۔ عالم اور مہذّب کے معنی بیتے ہیں۔ اور اپنے بالمقابل تمام دیگر اہلِ مذاہب کے مہذّب لوگوں کو شودر۔ ملیچھ یعنی ڈاکو۔ جاہل۔ مُردار بے ایمان کے بیحد نامناسب ہتک آمیز اور نفرت انگیز ناموں سے پکارتے ہیں (ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش صـ ۲۲۵ فقرہ ۴۵ وغیرہ ۱۹۰۸ء

اگر محض دہقانی یا دیہاتی حیثیت سے یہ اصحاب اپنے تئیں اس عہدہ کے لائق سمجھیں توچنداں قباحت نہیں کیونکہ سب روزگاروں سے آریوں کے قول کے موافق دہقانی ہی افضل ہیں۔ ان لوگوں کو قدیم زمانہ میں سوائے ہل جوتنے اور گاؤرانی کے ملا ہی کیا تھا؟ یہ کہتے ہیں اُتم کھیتی مدھم بیوپار۔ لیکن سائنس دانانِ یورپ و فلاسفرانِ غرب کے سامنے دہقان کے وہی معنی لئے جائینگے جو معروفِ عام ہیں یعنی دہاتی گنوار۔ اوائل

کاشتکاروں کو آریا اس بنا پر کہا جاتا تھا کہ ان سے نہ صرف کھیتی باڑی کا کام لیا جاتا تھا بلکہ بسا اوقات مشک سینے۔ اصطبل صاف کرنے اور اس قسم کے تمام کاروبار کا انحصار انہی پر موقوف سمجھا جاتا تھا۔ غرضیکہ ان کا وجود سوسائٹی کے لئے ایسا ہی ضروری تھا جیسا کہ ایک یورپین کے لئے خدمتگار یا بہرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہرگز لفظ آریا کے معنی یہ نہیں جو آپ دیانندی اصحاب لیتے ہیں۔ کیونکہ شرافت و تہذیب ایسے اوصاف ہیں جو اکتسابی ہیں نہ کہ موروثی۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ان میں سے ایک آدمی ان پڑھ۔ کم عقل اور بدچلن ہو تو اس صورت میں اُسے عالم عاقل اور مہذب نہیں کہہ سکتے۔ ورنہ سناتنیوں کی طرح ورن آشرم دھرم کو موروثی ماننا آریوں کا فرض ہوگا۔

اس کے علاوہ آریا کے معنی اور بھی ہیں مثلاً گگڑی۔ کھیرا۔ کمبوہ۔ اور امرکوش مطبوعہ بمبئی میں لکھا ہے کہ آریا پاروتی کا نام ہے اور رگوید کے اکثر منتروں سے معلوم ہوتا ہے کہ آری کسان کو اور ویش کو اور آریا ویش کی اور کسان کی جورو کو بھی کہتے ہیں۔ اب نہ معلوم کہ موجودہ آریا کیا ہیں؟ دہقان یا زنِ دہقان؟

ابتدا میں آریا کون کہلائے؟

یہ لفظ اوّل اوّل ایرانیوں پر بولا گیا۔ "ایک دفعہ زردشت نے اہورمزد سے دریافت کیا کہ کس طرح بہرام فرشتہ کی پرستش کرنا لازم ہے؟ جواب ملا کہ آریا ملک (یعنی اس ملک کے باشندے ایرانی۔ موجودہ پارسیوں کے آبا و اجداد) پانی کو پاک کرینگے وغیرہ" (دیکھو ہاگ صاحب کے مضامین پارسیوں کے متعلق یعنی .....

(Hoggs Essays on The Parsis) +

دوسرا حوالہ مشرق کی کتب مقدسہ انگریزی میں ہے کہ

"اچھی زمین اور ملکوں میں سب سے پہلا جو مجھ اہورمزد نے پیدا کیا ایرانہ ویجو تھا اچھے دریا وائتا کے پاس" (Sacred Books of The East Vol IV.)

پس صورت ثانی میں یہ خطاب خانہ زاد نہیں بلکہ مسروقہ ہے۔ جہاں آریا دیگر ملکی۔ تمدنی اور مذہبی رسوم ایران سے لیکر فرار ہوئے تھے وہاں یہ نام بھی ساتھ لے آئے تھے۔ پس اس کا اصلی مستحق کوئی ایرانی ہو سکتا ہے نہ کہ ہند کے گوشت خور یا علف خور لوگ۔ پس یہ اصلی نہیں بلکہ نقلی ہیں اور ذاتی نہیں بلکہ عارضی۔

آریاورت کا حدود اربعہ اور دیانندجی کی جغرافیہ دانی

منو مہاراج اپنی کتاب میں اور دیانندجی ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں کہ

"مشرقی سمندر سے لیکر غربی سمندر تک اور ہمالہ سے اور بندھیاچل کے درمیان آریاورت کہلاتا ہے" (منوسمرتی $\frac{2}{22}$ اور ستیارتھ پرکاش ص۲۶۵ فقرہ ۷،۴)۔

کوئی منوجی مہاراج اور سوامی دیانندجی سے یہ تو دریافت کرے کہ بحر شرقی و غربی سے کونسا سمندر مراد ہے جس حصہ کے شمال میں ہمالیہ اور جنوب میں بندھیاچل ہے اس کے مشرق میں برہما اور آسام وغیرہ اور مغرب میں بلوچستان وغیرہ ملک ہیں نہ کہ بحر شرقی و غربی۔ اگر دیانندجی کی رکیک تاویل کو سچا جان کر سرسوتی اور درشدوتی ندی کو دریائے اٹک اور برہم پتر فرض کریں تو بھی مطلب صاف نہیں نکلتا کیونکہ برہم پتر ہمالیہ پہاڑ سے پرلی طرف اور اٹک ملیچھوں کے ملک میں ہیں جو کہ آریاورت سے بہت دور واقع ہوئے ہیں۔ اور منو مہاراج سے یہ غلطی ہوئی تو تعجب نہیں کیونکہ مہاراج اس وقت پیدا ہوئے تھے جب لوگ اپنے گھر کے اندر سے بھی واقف نہ ہوتے تھے۔ ہاں قدرے تعجب ہے تو آریا سماج کے گوروجی پر کہ وہ باوجود دعوئے ہمہ دانی اپنے گھر کا دروازہ بھی نہیں جانتے۔

۵ وزیرے چنیں شہریارے چناں ۔ جہاں چون نگیرد قرارے چناں

اور پھر مزید لطف یہ ہے کہ موضع ٹنکارا صوبہ گجرات کاٹھیاوار ستیارتھ پرکاش کے بیان کردہ آریاورت کے مقررہ حدود اربعہ کے اندر بالکل نہیں ہے۔ لہٰذا خود سوامی جی ملیچھ دیش کے رہنے والے ثابت ہوتے ہیں۔ چاہ کن را چاہ درپیش ۴

حصۂ اوّل

بابِ اوّل

آریوں کی اصلیّت

آریا قوم کی تواریخ

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس قوم کی تاریخ یا کوئی قومی یادگار نہیں ہوتی وہ اس قابل بھی نہیں ہوتی کہ اس پر قوم کے مبارک لفظ کا اطلاق کیا جائے یا اس کو زندہ قوموں میں شمار کیا جائے۔ آریوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے نہ اُن کا کوئی اِتہاس (تواریخ) ملتا ہے اور نہ کوئی قومی نشان۔ کوئی اُن کی تاریخ لکھے تو کیسے لکھے؟ اِس وقت تک اُن کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یا آئندہ لکھا جائیگا اناریوں (غیر آریوں) کی عرقریزی اور محنت کی بدولت ہے جن کا آریوں کو شکرگذار ہونا چاہیئے تھا۔ مگر یہ احسان فراموش قوم بجائے شکریہ ادا کرنے کے اُن بندگانِ خدا کو اناری اور جاہل وحشی کا خطاب عنایت کرتی ہے جو اُن کے اخلاق کا اعلےٰ ثبوت ہے۔ غرضیکہ اِس بے مروّت قوم کی کبھی نہ کوئی تواریخ لکھی گئی اور نہ ہی ان رام کہانیوں

کے سوا کوئی ایسی معتبر شہادت ملتی ہے جس سے اُن کے ظلمت کدہ پر روشنی پڑ سکے - جب ہم غیر اقوام کے محققین کی لکھی ہوئی تواریخ کی طرف رجوع کرتے ہیں تو مطلع صاف دکھائی دیتا ہے کہ آریا اپنے ہیولانی عالم سے لیکر آج تک بجز اُن کی پولیٹکل خونریزیوں کے جو ایک مدتِ مدید تک اُن میں قایم رہیں کوئی مذہب نہیں ہؤا -

آریوں کا اصلی وطن

ہندی آریوں کے آباء و اجداد نووارد خانہ بدوش مسافر تھے جو ایران - کابل وغیرہ ملیچھوں کی سرزمین سے آکر ہند میں آباد ہو گئے تھے - مختصر تاریخ اہل ہند حصّہ اوّل میں ڈاکٹر ڈبلیو - ڈبلیو ہنٹر صاحب بہادر لکھتے ہیں کہ

"آریا شمال کے سرد ملکوں سے ہند میں آئے - ان کو اپنی صاف رنگت پر بڑا فخر تھا - زبان سنسکرت میں ورن رنگت کو کہتے ہیں - اس لفظ کے معنی رفتہ رفتہ نسل یا ذات کے ہو گئے - نہایت قدیم زمانہ سے ایک اعلےٰ درجے کی قوم شمال مغرب کی جانب سے ہند کے اصلی باشندوں کو زک دیکر ہند میں داخل ہونی شروع ہوئی - یہ قوم آریا نسل سے تھی چنانچہ برہمن اور راجپوت انہی کی اولاد ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ وسط ایشیا سے آئے تھے - اُن کا ابتدائی حال جبکہ وہ وہاں رہتے تھے کچھ معلوم نہیں - مگر ہاں اس قوم

کی دُور دراز نسلوں یعنی اہل ہند و اہل یورپ کی زبانوں میں ایسے الفاظ مشترک پائے جاتے ہیں کہ جن سے اہل علم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وہ لوگ ایشیا کے وسیع سبزہ زاروں میں اپنے مواشی پالنے کے لئے خانہ بدوش پھرنے اور اناج کی فصل جمع کرنے کے واسطے عرصۂ دراز تک ایک جگہ قیام بھی کرتے تھے۔ اُنہوں نے اکثر گھریلو جانور اپنے تابع کر لئے تھے۔ وہ لوہے کے استعمال سے واقف تھے۔ سِینا اور بُننا بھی جانتے تھے ایسے محنتی اور جفاکش تھے جیسے منطقہ معتدلہ کے رہنے والے ہوتے ہیں۔ اس نسل کی مشرقی و مغربی شاخوں میں زمانہ دراز تک اپنے اصلی وطن کی سردی کی یادگار قائم رہی چنانچہ وید سے ظاہر ہے کہ جب آریا شاعر ہند کے گرم ملکوں میں درازیٔ عمر کی دعا مانگتے تو بجائے سو برس کے سو جاڑوں کی التجا کرتے۔

اوّل آریوں کی جو پنجاب میں آباد ہوئے تھے رگوید ایک مشہور علمی یادگار ہے۔ رگوید ایک ہزار سترہ مختصر لفظوں کا نہایت پُرانا مجموعہ ہے۔ جس میں دس ہزار پانچ سو اسّی منتر ہیں۔ اور سب کا خطاب دیوتاؤں کی طرف ہے۔ ان بھجنوں سے آریوں کے حالات دریافت ہوتے ہیں کہ دریائے انڈس (سندھ) کے کنارے متعدد فرقوں میں تقسیم ہو کر کبھی باہم برسرِ جنگ ہوتے اور گاہے متفق ہو کر سیاہ فام اصلی باشندوں کا مقابلہ کرتے۔ ان بے ریا فرقوں کو اپنے دیوتاؤں پر اور اپنی

ذات پر کمال اعتبار تھا کہ ہم اور ہمارے دیوتا ملک مفتوحہ کے باشندوں اور ان کے ذلیل دیوتاؤں سے کہیں افضل ہیں۔ اِن کے دیوتا عالمِ حدوث کے قوائے عظیمہ تھے۔ وہ آسمان کے دیوش پتر کی سنسکرت کے نام سے بحیثیت پدر حقیقی کے پرستش کرتے تھے۔ ان میں آکاش کی بھی جو کہ سب پر محیط ہے پرستش ہوتی تھی۔ جس کو سنسکرت میں ورن اور لاطینی میں یورنیس اور یونانی میں اد نوکھی کہتے ہیں۔ سب سے زیادہ بھجن اِندر (بادلوں کے دیوتا) کی شان میں ہیں۔ اِندر کے بعد آگ کے دیوتا اگنی کا مرتبہ باعتبار بھجنوں کے شمار کے دوم تھا۔ اس لحاظ سے وہ دیوتا سب سے صغیر سن اور دولت اور ملک کا عطا کرنے والا ہے۔ اس کے بعد مارت یعنی طوفان کے دیوتا کہ جن سے پتھر کے چٹان تھراتے ہیں۔ اور جو بن اجھاڑتے ہیں۔ اُشا یعنی صبح صادق اور رشوں یعنی سورج کی کرنیں۔ سوریہ یعنی سورج۔ وایو یعنی ہوا۔ یا روز روشن۔ متّر اور سوم کے پودے کا منشّی عرق جو چڑھاوے کے کام میں آتا ہے۔ اور بہت سے دیوتاؤں کا ذکر وید میں آیا ہے۔ جو شمار میں تینتیس ۳۳ ہیں جن میں گیارہ آسمان پر اور گیارہ زمین پہ اور گیارہ ہوا میں باحشمت د جاہ رہتے ہیں۔"

مختصر تواریخ ہند

میں یوں لکھا ہے کہ

"ایک قوم نے جانبِ شمال و مغرب سے ملک ہندوستان پر چڑھائی کی۔ اصلی باشندوں کو زک دیکر دریائے سندھ کے کناروں پر آباد ہوئے اور رفتہ رفتہ ترقی کرتے گئے یہاں تک کہ دریائے گنگ (گنگا) کے کناروں تک پھیل گئے اور اسی قدر ملک پر بھی قابض ہو گئے۔

یہ لوگ ملک فارس کی جانب سے آئے تھے۔ اپنے تئیں آریا کہتے تھے۔ اُن کا نام آریا ہونا درست ہے کیونکہ فارس کا نام ایران بھی ہے۔ اور یہ لفظ آریا ایران سے منسوب ہے یعنی ایرانی لوگ ان سے مراد ہیں۔ دوسرے یہ لفظ مصدر آر سے نکلا ہے جس کے معنی ہل چلانا یا زمین کھودنا ہیں۔ لہٰذا ان کو ہل کا کام کرنے والا سمجھنا چاہیئے۔ جو لوگ لفظ آریا سے برتر ہونے کا مطلب لیتے ہیں ان کا منشا یہ پایا جاتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ لوگ کاشت کرتے تھے۔ اس وقت مشرق کے لوگ زیادہ تر وحشی تھے اور ہنر سے بہرہ ور نہ تھے۔ پس وحشیوں کے مقابل میں کاشت کرنے والوں کو برتر کہنا درست ہے۔ چونکہ بعد ازاں ان لوگوں کا نام ہندو ہیں میں تبدیل ہو گیا لہٰذا لفظ ہندو سے مراد آریا لوگ لینا چاہیئے ان لوگوں کی تواریخ قابل اعتبار نہیں کیونکہ اس کے بنانے والے شاعر تھے جنہوں نے اصلی واقعات کو ایسے مبالغوں سے مخلوط کر دیا ہے کہ وہ تواریخ اپنے

اصلی درجہ سے بڑھکر فسانوں میں داخل ہوگئی۔ جو پرستش کا طریقہ ویدوں میں ہے وہی ان لوگوں کا مذہبِ قدیم ہے۔ یہ وید مختلف مصنفوں کی تصنیفات بھجن و دُعا کا مجموعہ ہے جس کو ایک بڑے نامی شخص بیاس نے یکجا کیا۔"

اور اسی طرح مشہور کتاب

رسومِ ہند

مروّجہ مدارس پنجاب میں مرقوم ہے کہ

"ہندوؤں کی قدیم مذہبی کتابیں چار ہیں جن کو وید کہتے ہیں۔ مگر بہت سے لکھے پڑھے ہندو ان میں سے تین کو ہی مانتے ہیں۔ (اتھروَن وید کو نہیں مانتے) وید کی مختلف باتوں کو جو مدّت سے لوگوں کو زبانی یاد تھیں حضرت عیسٰی سے ۱۴۰۰ برس پہلے بیاس جی نے جمع کیا۔ ان کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ خدا ایک ہے۔ اُس نے کل جہان کو پیدا کیا۔ (ویدوں میں کہیں یہ نہیں لکھا ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ اور اُس نے کُل جہان کو پیدا کیا اِس کے خلاف وہ تعددِ الٰہ اور قدامتِ رُوح و مادہ کے قائل ہیں۔ سلطانؔ) اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہوا آگ پانی۔ سورج۔ چاند۔ ستارے اور بعض نیکیاں مثلاً انصاف اور حکمت سب کے سب دیوتا ہیں اور ان کی پوجا کرنے سے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اِن دیوتاؤں

کے راضی رکھنے کے واسطے ویدوں میں کئی طرح کی پرستش مقرر ہے۔ چنانچہ اکثر گھی۔ چاول۔ سوم (ہوم۔ سلطان) کا رس اور کبھی کبھی ذبح کئے ہوئے جانور بھینٹ چڑھاتے تھے۔ اور منتر کے زور سے دیوتاؤں کو بلا کر کہتے تھے کہ آپ ہماری نظر قبول کیجیئے۔ اور ہم کو دونوجہان میں عزت دیجیئے۔ ویدوں میں بڑے بڑے راجاؤں کے واسطے گھوڑے کی قربانی (جس کو وید میں اشومیدھ کہا جاتا ہے۔ سلطان) جائز رکھی ہے اور کہیں کہیں انسان کی قربانی (وحشت۔ سلطان) کا بھی ذکر آیا ہے۔ مگر اکثر بجائے انسان کے کسی جانور کو ذبح کرتے تھے۔ ظاہر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں نے گھوڑے کی قربانی کا ڈھنگ دریائے سندھ کے پاس رہنے والوں سے اڑایا ہے۔ اور آدمی کی قربانی کا طور ہندوستان کے اصلی باشندوں سے سیکھا ہے۔ آریا لوگ اصل میں ہندوستان کے اصلی باشندے نہیں بلکہ کسی زمانہ میں پچھم (مغرب) کی طرف سے آئے تھے۔ انہوں نے آہستہ آہستہ سارے ہندوستان پر قبضہ کر لیا۔ پھر ان لوگوں کو جو پہلے اس ملک میں رہتے تھے اپنا فرمانبردار بنا کر ان کا نام شودر یعنی خدمتگار رکھدیا۔ اور اپنے تئیں بڑا جان کر دوِج یعنی افضل اور دوبارہ جنمی کہلایا"+

کائستھ سماچار الہ آباد

مجریہ ۱۳ جنوری ۱۹۰۱ء میں ایک مضمون بعنوان "وید مقدس" چھپا

تھا۔ اس میں لکھا ہے کہ

"کسی زمانہ میں آریا قوم کے بزرگوار ایشیا کے بالائی حصوں میں سکونت پذیر تھے جو ہندوستان کی نسبت ایک سرد ملک تھا کیونکہ یہ لوگ اپنے برسوں کا شمار جاڑوں سے کرتے تھے وید کی دعاؤں میں جہاں ان لوگوں نے درازیٔ عمر کی خواہش ظاہر کی ہے وہاں شروہ شتم یعنی سو جاڑوں کا لفظ مذکور ہے۔ یہ لوگ اقوامِ شمالی کی طرح اشومیدھ یگ یعنی گھوڑوں کی قربانی پر زیادہ تر زور دیتے تھے۔ اپنی ہمسایہ قوموں کے مقابل میں سُرخ اور سفید رنگ یعنی گورے چٹے تھے۔ جب آریوں کی نسل اس قدر بڑھی کہ اُن کا وطنِ مالوف گذران کے قابل نہ رہا تب انہوں نے جوق جوق مہاجرت اور جلاوطنی اختیار کی۔ کچھ لوگ مغرب کی طرف گئے اور ممالکِ یورپ کو بسایا۔ اور کچھ مشرق کو وادیٔ سندھ کی طرف بڑھے۔ اُن کا ایک بڑا گروہ اہل وعیال سمیت خدمتگار اور مویشی لیکر آگے بڑھا۔ غالباً یہ لوگ پہلے بولان اور خیبر کے دروں سے پشاور میں داخل ہوئے۔ یہ حملہ ور لوگ پہلے پنجاب میں وارد ہوئے اور اُن مقاموں پر گاؤں بسائے جہاں دریا اور نالے تھے۔ آریوں نے جن ملکوں اور علاقوں پر تسلط کر لیا تھا اُن میں مختلف قومیں آباد تھیں۔ رگوید میں بہت سے راجاؤں کے نام درج ہیں۔ اُن کی دوستانہ صحبتوں اور مخلصانہ جلسوں کا بھی ذکر

ہے۔ وید کے زمانہ میں ایک بیوی کرنے کا دستور تھا۔ بعض حالتوں میں سوئمبر رچا جاتا تھا۔ اس میں دُلہن اپنا شوہر آپ پسند کرتی۔ ایک رشی یعنی صحرانشین نے ایک روز میں دس بیاہ کیئے۔ ڈاکٹر چندر لال منتری لکھتے ہیں۔ کہ رگوید کی رُو سے کثیرُالازدواجی اور نیوگ کی اجازت تھی۔ بیواؤں کا عقدِ ثانی ہوتا تھا۔ اندیوہا وائے پرامم انا دیم ین ماسم وغیرہ منتروں میں منشی عرقیات کا بھی ذکر ہے۔ رگوید تقریباً ایک حصہ سوم لتا کی تعریف و توصیف میں نذر ہوا ہے"۔

دیانندی بیان

ناظرین! محولات و استدلالاتِ بالا سے واضح ہوتا ہے کہ مخالفین کے علاوہ خود اہل ہند کی بھی یہی رائے باصواب ہے کہ نہ آریا ہند کے اصلی باشندے ہیں اور نہ یہ لوگ تبت سے آئے ہوئے ہیں۔

دیانندجی کا یہ قول کہ" اس کے پہلے اس ملک (ہندوستان) کا کچھ بھی نام نہ تھا۔ اور نہ کوئی آریوں سے پہلے اس ملک میں بستے تھے۔ کیونکہ آریہ لوگ ابتدائے عالم میں کچھ عرصہ کے بعد تبت سے سیدھے اس ملک میں آکر بسے تھے" بالکل غلط ہے۔ اگر آریا تبت سے آئے ہوئے ہوتے تو وہاں کے رسومات یا کم از کم وہاں کی زبان کے چند الفاظ تو ضرور لائے ہوتے۔ چونکہ ان باتوں کے وجود پر کوئی شہادت نہیں ملتی لہٰذا یہ بات محقق ہے کہ یہ لوگ ہند کے شمال سے آئے ہوئے مسافر خانہ بدوش تھے جو یہاں کے اصلی باشندوں کو کچھ تو تہ تیغ کر اور کچھ

کو تابع و اسیر کر کے اُن کو خدمتگار اور غلام (دسیو) کا خطاب دیکر خُود آقا اور افضل بن بیٹھے۔

اور اسی طرح اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا حتیٰ کہ دیو پرستی۔ عناصر پژوہی۔ موسم پرستی و انسانی قربانی اُن کا فطرتی خمیر ہو گئی تھیں۔ جنگلوں میں ندی نالوں کے کناروں پر محض وحشیانہ بود و باش کرنا اور مراسمِ قبیحہ کا ارتکاب ان کا جزوِ لاینفک ہو گیا تھا۔ وہمی اختراعات میں ان کو یہاں تک دسترس حاصل تھی کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ پس ایسی وحشی قوم کو جو پایۂ تہذیب سے بالکل گری ہوئی ہو تمام انسانوں سے اعلےٰ و افضل کہنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

دُوسرا باب

قدامتِ وید کا ابطال

آریوں کے ایرانی مذہب ہونے اور قدیم نہ ہونے کا ثبوت

دیانند جی ستیارتھ پرکاش میں گُل افشاں ہیں کہ "ایک ارب چھیانوے کروڑ کئی لاکھ اور کئی ہزار برس دُنیا کی پیدائش اور ویدوں کے ظاہر ہونے میں ہوتے ہیں (صہ ۲۹۸ سوال ۵)۔ آریوں کے نزدیک دُنیا کی پیدائش اور ویدوں کے تولّد کی یہی عمر ہے اور بس۔ اگر ہم اس بات کو ثابت کرسکیں کہ دُنیا میں ایسا بھی ایک مذہب ہے کہ اس تعداد سے اپنے کو نیلھا نیل سال پہلے کا بتلاتا ہے تو آریوں کا شیرازہ خود بخود درہم برہم ہوجائیگا۔

مگر ایک اور لطف کی بات ہے کہ بانیٔ آریہ سماج نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاش بھومکا میں لکھا ہے کہ ویدوں کے ظہور کو "ایک ارب ستانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار نو سو چھہتّر (۱۹۷۰۸۵۲۹۷۶) برس گذر گئے" (اردو بھاش بھومکا صہ ۱۳)۔

سوامی صاحب کے بیان میں ایک کروڑ کا تخالف ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حوالجات سے ظاہر ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ان متضاد بیانات میں سے کس کو سچّا اور کس کو جھوٹا قرار دیں؟ شاید دو دفعہ پیدائش عالم واقع ہوئی ہوگی!

فارسی مذہب کا دعوئی قدامت

مذہب کے لیئے بالشت بھر کا عرصہ مقرر کرنا گشتہ چشمی کا ثبوت ہے۔ جب ہم اس بات کے قایل ہیں کہ دُنیا و مافیہا گل کے کل حادث ہیں اور ایک زبردست ہاتھ اُس کے اندر اپنی گوناگوں قدرت کا اظہار کررہا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم دُنیا کی پیدائش کے لیئے لاتعداد سالوں کا حساب فرض نہ کرلیں۔ بائبل مقدس میں جہاں دُنیا کی تکوِن کا ذکر مذکور ہے۔ وہاں اس کا مطلق ذکر نہیں کیا گیا کہ دُنیا کب پیدا ہوئی اور کب نیست ہو جائیگی۔ اس کا اندازہ کرنے کے لیئے ہمیں ایک اور قوت عنایت ہوئی ہے جس کو بادشاہی زبان میں سائنس کہتے ہیں۔ جو لوگ سائنس اور مذہب کو ایک ہی پیمانہ سے ناپتے ہیں وہ سخت سے سخت غلطی کرتے ہیں۔ مذہب کے لیئے صرف یہ ضروری ہے کہ وہ سائنس کے خلاف نہ ہو اور بس۔ دُنیا میں شاذ و نادر ایسے مذہب بھی ہیں جو اس غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک آریا مت ہے جس کی غلطی کی اصلاح فارسی مذہب زوروں سے کرتا ہے۔ اور آریوں سے اس معاملہ میں گوئے سبقت لے گیا ہے۔ رگوید کے مصنفین مثل چتر کا ولد مدھو چھندا اور مدھو چھندا ولد بسوا متر راجپوت اور بسوا متر ولد نار دمنی۔ اور پراشر ولد شکتی اور وشِشٹ اور گوتم اور کالنوا اور کالنوا کی اولاد اور یاگولک رشی وغیرہ کا وجود یُدھشٹر سے پہلے نہ تھا۔ اور راجہ یُدھشٹر کا وجود برہماجی سے پہلے اس دُنیا میں نابود و ناپید تھا۔ اور برہماجی

جواگنی - انگرا - آوتیہ - انگرس وغیرہ - رِشیوں مُنیوں کو پیدا کرنیوالا اور تعلیم دینے والا تھا" (منو ۱/۱ د ۲۳) - یہ بھی آریا سن یعنی کچھ کم دو ارب سال سے پہلے معدوم تھا - جبکہ اس سے پہلے ہزارہا نیلہا نیل نہیں بلکہ لاتعداد برسوں سے دساتیرؔ اور دساتیرؔ کے رسولوں کا نقارہ اس سطح زمین پر بج رہا تھا - چنانچہ نامۂ افرام جی میں لکھا ہے کہ

"نخسیں مہاباد را برگزیدم - پس از و سیزدہ پیغمبر پیہم فرستادم - چوں صدزاد سال دربارِ شاہی ایشاں رفت - آباد آزاد بادشاہ جہانداری گذاشتہ یزدان پرست شد"۔

ترجمہ - خدا فرماتا ہے کہ میں نے سب سے پہلے مہاباد (جن کو ہم اپنی اصطلاح میں حضرت آدم کہتے ہیں - سلطان) کو نبی مقرر کیا - بعد ازیں تیرہ رسول پیہم بھیجے - جب سوزاد سال اُن کی بادشاہی کو گذرے تو آباد آزاد بادشاہ سلطنت چھوڑ کر عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو گیا"

زردشتی مذہب آریا مت سے پہلے

اب دیکھنا یہ ہے کہ سوزاد سال کتنے عرصہ کو کہتے ہیں - دس لاکھ کو ایک فرد - اور ایک ارب سال کو ایک واد - اور دو ہزار داد کو ایک زاد کہتے ہیں - پس سوزاد سال مضروب ۲ ہزار مضروب صد سال - نتیجہ - ....۶۰ سال کا زمانہ یعنی ۶ ارب سنکھ سال ہوتے ہیں - یہ زمانہ جو نامۂ مذکور میں درج ہے ان تیرہ انبیا کی بادشاہی کا زمانہ ہے جو مہاباد کے بعد آباد آزاد تک گذرے جنکے نیلہا نیل

سال بعد زردشت مبعوث ہوئے۔ جن کی تعلیم سے بیاس وشنکر جی زردشتی ہوئے اور ویدوں کو زردشتی رنگ میں رنگا۔ اگر اس سن کو آریا سمت سے مقابلہ کیا جائے تو اس میں کچھ قیل و قال کی جگہ باقی نہیں رہتی کہ بیشک پارسی مذہب حد درجہ کا قدیم اور آریا مت اس کے سامنے طفلِ شکم ہے۔

خود وید ہی سے قدامتِ وید کا ابطال

علاوہ ان قرائن موجہ کے جن کا ذکر سطور بالا میں کیا گیا ہے۔خود وید کے اندر ہی ایسے ثبوت موجود ہیں جن کا ارتفاع کسی کٹّر سے کٹّر آریا سے بھی ناممکن ہے۔ اور ایسے دلیلوں کا تو ذکر ہی کیا جو اس پر قلم اٹھائیں۔

ناظرین اذیل کے منتروں پر غور سے توجہ فرمائیں۔

(۱) "اے گن سمان پرتاپ وان ودوان آپ کی ترقی پائے اجرام (کاریہ کارن روپ) پدارتھوں سے دشٹ پرانی یا الزاموں کو دور کر دیتے ہیں۔ ان سے ہی نکوکاروں کے دیکھنے لائق لطف کو ہم لوگ پہنچیں۔ جس لطف کو سرو بیاپک پرمیشر کے گیان میں مشہور ہے یا نہایت منشرح دید ودیا میں مشہور یعنی ان کی واقفیت سے شہرت پائے پہلے رشی لوگ پہنچے ہیں"

(یجروید ۱۸/۵۲ صفحہ ۳۶ مرتبہ منشی دیارام صاحب مطبوعہ میرٹھ) و (صفحہ ۲۵۸ دیانند۔ نیز منتر ۵۶ و ۵۸) +

(۲) اُے سچ کی واقفیت کے خواہشمند و منشیلو۔ تم لوگ اوتساہ۔ آتما یا

پران یا بُدھی وغیرہ اور آنکھ وغیرہ اعضاؤں کے ظاہری ثبوت حاصل ہوئے۔ یا کان وغیرہ سے معلوم کئے۔ یعنی یقین سے ٹھیک جاننے۔ سننے۔ دیکھنے اور قیاس کئے کو اچھی طرح پہنچے ہو۔ اس لئے ہم لوگوں سے پہلے پیدا ہوئے ہم سے پرلنے دید وان پرم یوگی رشی لوگ جہاں پہنچے ہیں۔ اس نیک کام موکش ابھلاشی نیکوں کے ظاہری آرام کے پورنچ یا موکش پد کو مناسبت سے پہنچو" (یجروید $\frac{18}{58}$ صـ۳۶۲ مصنفہ منشی دیارام صاحب مطبوعہ میرٹھ)۔

(۳) "اے حسین پاک صفات اور پاک کرنے والے ابر دار تیرے سامنے ہمارے باپ وغیرہ گیانی بزرگوں نے جو دھرم یگت کام کئے انہی کا عمل ہم بھی کریں۔ اے سنتانوں ہنسک کاموں کے سوائے دھرم کا عمل کر کے تو بیر پرش گھوڑے وغیرہ کی سواری سے ہمارے دشمنوں کو محصور کر اور ہمارے سامنے دھوآں ہو کر رہ" (یجروید $\frac{19}{53}$ صـ۳۷۲ و دیانند کا یجروید صـ۲۱۷)۔

(۴) "جو پت کی مرضی کے مطابق برتاؤ رکھنے والے مشہور خوبصورت پیروں والی صحیح تلفظ سے واقف مریضوں پر راحم۔ پہلے لوگوں کے عمل کے لئے طریقے سے بڑے گنوان میگھ سے پیدا ہوئے۔ اناج سے کھانا تیار کر خاوند کو کھلاوے وہ ضرور آرام پائے" (یجروید صـ۱۴۹ $\frac{33}{59}$ و دیانند کا یجروید صـ۴۰۰)۔

(۵) اے انسانو۔ جو پرم ایشورج وان راجا بیاپک پرماتما ہیں پیدا ہوئے۔ اس سنسار کے آرام کے لیے پراکرم بل اور پانی اس موجودہ وقت میں بڑھاتا ہے۔ اور اس پرماتما کی بزرگی کو پہلے لوگوں کی طرح اپنے فعلوں کے نتیجوں کو پانے والے انسان استت کرتے ہیں اسی قسم کی تم لوگ بھی استت کرو" (یجروید دیارام ۳۳/۹۷ ص۱۵۶ یجروید دیانند ص۱۰۶ و منتر ۲۷ ص۴۰۲) +

(۶) "اے سورج کی طرح ایشورج اور ودیا اور سکھ کے داتا مہاتما عالم انسان جیسے سورج کے آکاش میں چلنے کے صاف راستے ہیں ویسے ہی جو آپ کے پہلے مہاتماؤں کے عمل میں لائے بلا گرد و غبار راستے ہیں۔ ان بے آرام چلنے لائق راستوں سے آج ہم لوگوں کو چلائیے اور ان طریقوں سے چلتے ہم لوگوں کی حفاظت بھی کیجیے۔ اور اسی طرح سے سب کو خبردار کیجیے" (یجروید دیارام ۳۴/۲۷ و ص۱۶۳ و دیانند ص۱۱۴ منتر ۱۷) +

(۷) "ہم راج پُرش بڑے پرکاشمان و گیانی سبھاپتی کے سہارے سچے دوست اور قابل تسلیم انسانوں کے لیے بیگناہ ہوں۔ اور آج سب جگت اد تپادک پرمیشور کی تعمیل حکم میں مصروف رہ۔ آرام کے لئے دو والوں کے وید میں کہے حفاظت وغیرہ کام کرنا قبول کرتے ہیں" (یجروید دیارام ۳۳/۱۷ ص۱۳۶) +

(۸) "اے اِنسانو! ہم مُستقِل عقل والے عالموں سے جو قول سنتے ہیں

کہ جن کو تشریح کے ساتھ ہمارے سامنے کہتے ہیں وہ تو پیدا ہوئی چیزوں کا نتیجہ اور ہی کہتے ہیں۔ اور نہ پیدا ہونے والے اسباب کا اور ہی نتیجہ بتاتے ہیں۔ اس کو تم بھی سنو" (یجر وید ۴۰/۱۳ و ۱۰ صفحہ ۲۰۳ و دیانند صفحہ ۴۳۵)۔

(۹) "اے انسانو! عالم لوگ جو ہمارے لئے تشریح کے ساتھ کہتے تھے کہ ودّیا کا اور ہی پھل ہے اور اودّیا کا اور ہی پھل ہے اسی طرح اُن آتم گیانیوں سے ہم اس قول کو سنتے تھے ایسا جانو" (یجر وید ۴۰/۱۳ صفحہ ۲۰۴)+

(۱۰) "اے تجسوی جیسے ہمارے اتم پہلے عمدہ تعلیم دینے والے پاک ست کو اچھی طرح پہنچے۔ پتا وغیرہ گیانی جنہوں نے ودّیا پرکاش اور نیک مزاج استریوں اور سکونت کو حاصل کیا ہے۔ اور اس کے بعد جہالت کا ناش کرکے اندھیر کے پردوں کو دور کرتے آئے ہیں ویسا ہی عمل تم بھی کرو" (یجر وید دیارام ۱۹/۶۹ صفحہ ۳۸۶)+

(۱۱) "جنہوں نے یگ کے آخری اسنان اور اُتم پوترتا کے لئے بھوگنے لائق اُتم جل والے بیوپار کو نیم سے جمع کیا۔ ندیاں نہریاں کیں۔ سمندروں کو اپنے گنوں سے جانا۔ اے ودوان جن کے بل کو مورکھ نہیں جانتے۔ جن کا ستکار پہلے ودوانوں نے کیا۔ جو ٹریشٹہ سجنوں سے ملتے ہیں۔ جو ایسے سجن منش سے ملتے یا یگ پدارتھ جمع کرتے ہیں وہ سدا سُکھی رہتے ہیں" (یجر وید دیارام ۸/۵۹ صفحہ ۱۴۳)+

(۱۲) ”اے دشمنوں کے مارنے والے۔ اصول جنگ میں ماہر۔ بیخوف و ہراس۔ پُرجاہ و جلال عزیز جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو اور بدفرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو (راجہ کہتا ہے) تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے وغیرہ“ (اتھروید ۶-۱۰۰-۹۷-۳ منقول از رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو صفحہ ۱۳۲) +

(۱۳) ”اے انسانو!.... تم کو دھرم پر ہی عمل کرنا چاہئے ادھرم اختیار نہیں کرنا چاہئے جس طرح زمانہ قدیم کے دیو یعنی صاحب علم و معرفت راستی شعار طرفداری و تعصب سے خالی۔ عالم اور ایشور اور دھرم کے حکم کو عزیز جاننے والے تمہارے بزرگ تمام علوم سے ماہر اور لائق و فائق گذر چکے ہیں مجھ بھاگ یعنی بھجن کرنے کے لائق قادرِ مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کے حکم کی تعمیل یا میرے بتائے ہوئے دھرم پر عمل کرتے رہے ہیں وغیرہ“ (رگوید اشٹک ۸ ادھیائے ۸ راگ ۴۹ منتر ۲ ترجمہ اردو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا دیانند صفحہ ۶) +

پس اے ناظرین!

منترہائے بالا پڑھنے کے بعد تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ہر ایک انصاف پسند و طالب حق خود سمجھ لیگا کہ وید ہرگز ابتدائے آفرینش کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ اُس وقت کی کتاب ہے جبکہ دنیا میں سیاست۔ تمدن۔ تہذیب علم وغیرہ خوب پھیل چکے تھے۔ پس اس پر بھی وید کی قدامت کا دعویٰ کرنا خود وید کو جھوٹا ثابت کرنا ہے +

تیسرا باب

وید انسان کا کلام ہے

علاوہ اس کے کہ وید قدیم نہیں ہے منتر نمبر ۶ و ۷ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ وید خدا کا کلام بھی نہیں ہے بلکہ گذرے ہوئے عالموں اور عقلمندوں کے ملفوظات و تذکرات ہیں اور بس۔

ویدوں کے ماخذ

چونکہ یہ بات ثابت ہو گئی کہ دساتیر ویدوں کی نسبت زیادہ معمّر اور قدیم ہے پس اس میں شک کی گنجائش نہیں رہتی کہ اس کا ماخذ بھی یہی مذہب ہے۔ ہمارے اس دعویٰ کو اس سے بھی تقویت ہوتی ہے کہ ویدوں کے جامع چونکہ بیاس جی تھے اور اُنہی نے ویدوں کو یہ حلیہ پہنایا اور وہ خود زردشتی تھے لہٰذا ضرور اُنہوں نے ویدوں کو زردشتی رنگ میں رنگا ہو گا اور یہ قرین قیاس بھی ہے۔

جامعِ وید کا بلخ جانا اور زردشتی ہو جانا

پس ہم کو اوّل یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ بیاس جی جنہوں نے ویدوں کو جمع کیا زردشتی ہوئے تھے۔ اس کی نسبت نامہ وخشور

زردشت مطبوعۂ ایران کے صـ۱۲۶ سے صـ۱۵۸ تک کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔

"اکنوں برہمنے بیاس نام از ہند آئند بس دانا کہ برزمین کم کس چنان است۔ چوں ایں آیہ برو خوانی راست کیش (معلوم مے شود کہ اہلِ ایران مردمانِ ہند را کج کیش و باطل پرست میدانستند ازانجا راست کیش شود۔ بہ نسبت بیاس استعمال نمود و ایں حق است۔ نامہ نگار) شود۔ واز ہم آئینانِ تو گردد"۔

ترجمہ ۔ خدا زردشت کو خبر دیتا ہے کہ ایک شخص بیاس نامی ہند سے آئیگا بڑا سمجھدار کہ روئے زمین پر اُس کے برابر عقلمند کم ہے۔ جب تو یہ سورت اس کے سامنے پڑھیگا تو وہ تجھ پر ایمان لائیگا اور تیرے ہم مذہبوں میں سے ہو جائیگا + اس آیت میں بیاس کے زردشتی ہو جانے کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ اس کا شارح کہتا ہے۔

"گوئند کہ چوں بیاس ہندی بہ بلخ رسید۔ گشتاسب بادشاہ زرتشت را بخواند و باو آمدنِ آں دانا گفت و خشور پاسخ داد کہ یزداں آساں کند۔ پس شہنشاہ فرمود۔ تا از ہر کشورے فرزانگاں و موبداں را بخواند۔ چوں ہمہ گرد آمدند زرتشت از آفرین خانہ برآمدہ بیاس نیز بانجمن آمدہ وخشور را گفت اے زرتشت از پاسخ وراز گذارئ شنکر۔ جی ہندیان آہنگ کیشئ تو دارند و جزایں فرجو دیہلئے بسیار شنیدہ ام۔ من مردے ہستم ہندی نژاد و بدانش بے نظیر۔ راز سربستہ دارم۔

کہ از دلِ بر زبان نیاوردہ ام۔ گرچہ گروہے گوئندہ کہ اہرمنان با اہرمن کیشاں دیو پرستاں آگہی میدہند و جز از دل من ہیچ گوش نشنیدہ۔ گر دریں انجمن ازاں رازہا یک یک برمن خوانی بہ آئینِ تو آئم۔ زرتشت گفت پیش از آمدنِ تو اے بیاس یزداں ازاں رازہا مرا آگہی بخشیدہ۔ پس ایں واسیم را از آغاز تا انجام بر و خواند۔ بشنید و چم پرسید و بمغز رسید۔ یزداں را نماز برد و بہ آئین درآمد و بہند باز گشت۔"

ترجمہ۔ جب بیاس جی ہند سے بلخ کو گئے۔ تو گشتاسپ نے زرتشت کو اُس کے آنے کی خبر دی۔ زرتشت نے کہا کہ خدا آسان کریگا۔ پس بحُکمِ شہنشاہ ہر ملک کے عابد و عقلمند جمع ہوئے۔ زرتشت بھی عبادت خانہ سے تشریف لائے۔ بیاس نے کہا کہ شنکر جی کے اطلاع دینے سے تمام ہندوستان آپ کے مذہب کو اختیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے آپ کی بیحد توصیف سُنی ہے۔ میں ایک ہندی نژاد اور بڑا عقیل شخص ہوں۔ میرے دل میں چند سربستہ راز ہیں جو ابھی تک کسی کے سامنے بیان نہیں کئے۔ گو کہ بعض کہتے ہیں کہ اہرمن اہرمن والوں کو دیو پرستوں سے خبر دیتے ہیں تاہم کسی نے میرے دِل سے نہیں سُنا ہے۔ اگر محفل میں اُن میں سے ہر ایک کو آپ بیان کریں کہ وہ کیا ہیں؟ تو میں آپ کا مذہب اختیار کرونگا۔ زرتشت نے کہا کہ تیرے آنے سے پہلے خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ بس اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک پڑھ لے۔ جب بیاس نے پڑھا اور سمجھا تو سجدہ بجا لاکر صدقِ نیت سے زرتشت پر ایمان لایا اور ہندوستان کو واپس آگیا۔

بیاس جی اور جمعِ وید

پس بیانِ بالا سے ظاہر ہے کہ بیاس جی ویدوں سے بدظن ہو چکے تھے۔ اور ان کا دل اس کی مخرب اخلاق تعلیمات سے بیزار ہو چکا تھا ان کو ویدوں سے بڑھکر کسی تعلیم کی ضرورت محسوس رہی تھی۔ آپ شنکر جی سے زرتشت اور اس کی تعلیم کی خوبی سُن کر بلخ جا پہنچے اور کچھ بحث و مباحثہ کے بعد زرتشت پر بصدقِ دل ایمان لے آئے۔ وہاں سے لوٹتے ہی ان کو اپنی قوم کی گمراہی اور ضلالت سوجھی چنانچہ ان کو راہِ راست پر لانے کی غرض سے انہوں نے ویدوں کو جمع کرنا شروع کیا۔ وہ اس طرح سے کہ زرتشتی رسومِ عبادت و اشیائے عبادت کو ویدوں کی زبانی اس طور سے کہلوایا کہ دونو مذہبوں میں کوئی ما بہ الامتیاز اور فرق باقی نہ رہا۔ گویا کہ اس طریق سے انہوں نے زرتشتی مذہب بلا چون وچرا ہند میں رائج کر کے اس مقولہ پر عمل کیا کہ ہم لعل بدست آید و ہم یار نرنجد

مشابہتِ رسوم و اشیائے پرستش

ایرانی اور ہندی معبودوں اور عبادتوں کا واحد ہونا جدولِ ذیل سے ثابت ہے :-

ایرانی نام	آریا نام	ترجمہ	مختصر طرز پرستش ایرانیاں	مختصر طرز پرستش آریاں
سور خورشید	سوری سوتا	سورج آفتاب	صبح شام و دوپہر	سندھا تری کال

ایرانی نام	آریا نام	ترجمہ	مختصر طرز پرستش ایرانیاں	مختصر طرز پرستش آریاں
ماہ	چندرماں	چاند	پہلی اور پندرہویں کی ستودتی	درشا پورن کاشٹی اسہا
دوازدہ ماہ	دواڈش ماس	بارہ مہینے	ہر ماہ کے شروع میں ماہ ستائش	بارہ مہینوں کے ہون
سمبت	سمبت	سن	شروع سال کا ہون	شروع سال کا ہون
سرلوپر	تریتیا	موالید ثلاثہ	زندوں اور مُردوں کی پرستش	زندوں اور مُردوں کی پرستش
اشو	اشو	گھوڑا	گھوڑے کی ستائش	اشو میدھ
اشونی	اشونی کمار	کنوارے دیوتا	توصیفی منتر	توصیفی منتر
تشتری	توشتری	نام دیوتا	ستودتی	یجہ میں بھاگ لگانا
اُلویا اَپو	اپو	پانی جنس	ایران کے دریاؤں کی پرستش	گنگا جمنا سرستی کی پرستش
اترہ	اگنی	آگ جنس	آگ سے مناجات	آگ سے مناجات
والیو	وایو	ہوا-باد	ہوا سے مناجات	ہوا سے مناجات
بُوم	بھومی	زمین	زمین سے مناجات	زمین سے مناجات
یوگوہ	یجہ	آتشکدہ	آتشکدہ کو نماز	آتش کدہ کو ستی و نمستے (سلام)
ہوم	ہوم	معمولی ہوم	روزمرہ کی آتش پرستی	روزمرہ کی آتش پرستی۔
وِگ	دگ	جہات	شش (چھ) جہات سے امداد	ہشت (آٹھ) جہت کے دیوتا سے امداد۔
اُشا	اُشا	صُبح صادق	صبح صادق سے التجا	صبح صادق سے التجا
مترومہر	متر	نام دیوتا	متر کی عنایات کی خواہش	متر کی ستوتی
اہرمن	اریمان	نام دیوتا	اہرمن کی ستودتی (تعریف)	اریمان کی ستوتی (تعریف)
ورن	ورن	نام دیوتا	ستودتی (تعریف)	ستوتی (تعریف)

اس مقابلہ کے دیکھنے کے بعد کون خردمند۔ بجز اُن نالائقوں کے جن

کی عقل سلب ہو گئی ہے یہ کہ سکتا ہے کہ دونوں میں کچھ فرق ہے؟ اگر کچھ فرق ہے تو یہی کہ جہاں ایرانی اشیائے بالا کی پرستش کرتے ہیں وہاں خدائے واحد کی پرستش بھی کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہندی حضرات ان فطرتی اشیاء کی پرستش میں ایسے مگن ہو گئے کہ ایک خدا کو بالکل بھول گئے اور ان اشیاء کا اثر ان پر ایسا نامبارک ہوا کہ دن دُگنے رات چوگنے وہمیات میں ترقی کرتے کرتے خود بھی ہستیٔ موہوم بن گئے۔

ایرانی اور آریا مذاہب کے ایک ہی معبود

مزید تحقیقات کے لئے جدول ذیل ملاحظہ ہو کہ جس چیز کی ایرانی عبادت کرتے ہیں ہو بہو اسی چیز کی یہ بھی پرستش کرتے ہیں۔

ایرانی	آریا
(۱) "نموسوکہ مزدا دانہ"۔ ترجمہ۔ شکر (زہرہ) ستارے کو نمستے (سلام)۔	(۱) "تریو شکرم تا اپہ سہ پرجاپتی"۔ ترجمہ۔ پرجاپتی ہی شکر ہے۔ وہی آپو ہے (یجروید ۳۲/۱)۔
(۲) "نموہورخشنتیاعہ اروداسپاعہ" ترجمہ۔ تیزرو گھوڑوں والے سورج کو نمستے (خورشید ستائش بن آیت ۱۷)	(۲) سورج کے تیز رفتار ہمایوں فال ہاتھ پاؤں مضبوط رستہ طے کرنے والے گھوڑے جن کو ہم نے نمسکار کی ہے۔ الخ (رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۱۱۵۔ منتر ۳۔ بھدرا اشو)۔
(۳) فاہیم ساب تاخ۔ شمشکاخ بیربدہ نمیار خشید ز نامہ شت یاساں آیت ۵۹)	(۳) رگوید منڈل اول سوکت ۱۲ منتر ۲۔ دیانندی بھاش میں اس کا ترجمہ

ایرانی	آریا
ترجمہ و شرح ۔ با ایں ہمہ جہاں کہیں آتشکدہ کو دیکھو اس کو سجدہ کرو ۔ خدا کی نماز سے فارغ ہو کر آگ کو سجدہ کرو ۔ اور زمین پر پیشانی رگڑ رگڑ آگ کی ستائش اس طرح کرو کہ دساتیر میں ہے ۔ اور درخواست کرو کہ اے آگ تو میری نماز خدا کے روبرو لے جا ۔	یوں لکھا ہے ۔ "اے ہوم کرنے والے لوگو! تم جس طرح ہوا اور آگ کی تعریفیں گاتے پہلے سے چلے آتے ہو اُسی طرح اب بھی ان کو گایتری وزن والے وید کے عمدہ منتروں سے سٹرج وغیرہ سُروں میں گاؤ" ۔ سائن اچارج نے یہ ترجمہ کیا ہے ۔ "اے لوگو! تم اندر اور اگنی کی یگوں میں ستائش کرو ۔ اور انہیں زیوروں سے (دلہن کی مانند) آراستہ کرو ۔ اور منتر پڑھ پڑھ سرا ہو" ۔
(۴) "نمستے اترش نزدر ہو دانرشنہ نیزہ (آتش نیایش بن) ترجمہ ۔ "اے آگ تو جو سب سے اتر اور تعریف کے قابل ہے ۔ مَیں تجھ کو نمستے کرتا ہوں" ۔	(۴) "نمستے اگنی اوجسے" (رگوید اشٹک ۶-۵-۲۵) ترجمہ ۔ "اے آگ پوجاری لوگ حصول قوت کے لئے تیری پرستش کرتے ہیں ۔ تجھ کو نمسکار ہو ۔ سب دُکھ اور درد دُور کیجیے" ۔
(۵) "نیز منتر نیایش بن میں لکھا ہے :- "روا نزا بتو منترم ددعرو گو لو عقیم نیرمدہ میبہدیدہ رامشیہ نم ایہ یابیو وکھو جیو" ۔ ترجمہ ۔ "میں منتر بزرگ کو اپنی طاقت یعنی ہوم کے آلات اور منتروں کے زور سے	(۵) رگوید پہلی اشٹک کے پہلے ادھیاء کے سوکت ۲ منتر ۷ و ۹ میں ہے "میں پاک طاقت والے متر اور دشمن کو ناش کرنے والے ورن کو جو دونو مل کر مینہ برساتے ہیں بلاتا ہوں ۔ اے عقلمند

ایرانی	آریہ
ایرانیوں کی خوبیِ قسمت اور بہتری کے واسطے سراہتا ہوں"۔ آچنو جمیا وانگہ آچنو جمیا ورونکہ آچنو جمیا دفنگہ آچنو جمیا وشروکاعہ آچنو جمیا ذراعہ آچنو جمیا دورہ ترعنامہ"۔ ترجمہ۔ وہ متر ہماری مدد کرے۔ وہ متر ہمیں کشائش دے۔ وہ متر ہمیں تندرستی دے۔ وہ متر ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح دے۔	متر اور ورن تم دونو ہمارے یگ کو کامیاب کرو اور ہماری قوت زیادہ کرو تم بہت آدمیوں کے فائدہ کے واسطے پیدا ہوئے۔ بہت لوگوں کو تمہارا آسرا ہے۔

الغرض کہ وید ایرانیوں کے مذہب سے ماخوذ ہے۔ اور من وعن بلاکم وکاست وہی ہے جو ژندی زبان میں ایرانیوں نے جاری کیا تھا۔ پس وید قدیم نہیں ہیں۔

ویدک زبان کا منبع ایرانی زبان ہے

پس جس طرح کہ وید کی تعلیم ایرانی مذہب سے ماخوذ ہے اسی طرح اس کی زبان بھی ژندی زبان سے ماخوذ ہے۔ چنانچہ ژندی الفاظ بکثرت ویدک زبان میں موجود ہیں۔ مشتے نمونہ از بسیار و دانہ از انبار ذیل میں بہ سلسلہ حروف تہجی ملاحظہ ہو۔

ژندی	ویدک	ترجمہ	(۱) ژندی	ویدک	ترجمہ
ا	ا	نہیں	آب	آپ	پانی

ژندی	ویدک	ترجمہ
ابادھ	بدھ	بے آغاز
اترس	اتراس	بے خوف۔نڈر
آتر یا آتش	آتش	آگ
اسب	اشو	گھوڑا
است	است	ہے
اشتر	اُشتر	اونٹ۔شتر
امر	امر	بے مرگ
انت	انت	انتہا۔آخر
انتر	انتر	اندر
اندک	نیک	ذرہ۔قدرے
انگشت	انگشت	انگلی۔پنجا۔
انوشک	اناشک	قائم رکھنے والا
		بھلانے والا
اہم	اہم	میں
ای	ایو	بھی۔ہے
اے	ہے	یا
ایشا	ایشا	یہ۔وہ
ب		
باش	داس	بسنا۔رہنا
بروں	پرے	پرے۔باہر

ژندی	ویدک	ترجمہ
بیود	ودھواہ	بیوہ
برہمن	برہمن	برہمن
بند	بند	بند۔باندھنا
بیروں	وابستہ	باہر
بیراس	دیاس	بیاس
برادر	بھراتا	بھائی
پ		
پاد	پایہ۔پات	باوا۔پایہ۔پیر
پشت	پرشت	پشیمانی
پدر	پتا	باپ
پنج	پنچ	پانچ۔(۵)
پور	پور	برابر۔سوا
پیت	پریت	محبت
ت		
تپ	تپ	عبادت۔ریاضت
تپاس	تپاس	عبادت کرنا۔گرمی
تر	تر	زیادہ
ترے	ترے	تین
توم	توم	تو
تن	تن	بدن

ژندی	ویدک	ترجمہ
تے	تے	دے
ج		
جے	جے	فتح۔ مدد
جوان	یووان	جوان
جودن	یودن	جوانی
جوگ	یوگ	زیبا۔ جوڑا
چ		
چتر	چتر	چاتر۔ چادر
خرہ	کھر	گدھا
خورد	گرد	کھانا
د		
دا۔ داد	دادات۔ دان	دینا۔ سخاوت
دادار	دیاتا۔ داتار	رکھنے والا
داس	داس	غلام
دس	دس	دہ
دُس۔ ورشٹ	دُشٹ	زبون۔ خراب
دربار	دوار	دروازہ
دوش	دوش	کندھا
دوازدہ	دوادشہ	بارہ (۱۲)
دند	دانت	دانت۔ دندان

ژندی	ویدک	ترجمہ
درید	در	دریدن
دہش	دہیج	دینا
ر		
رخو	رکھ	نگہبانی۔ حفاظت
روہنتہ	روہنتہ	ابندھن۔ ہیزم سوختہ
رسن	رسا	رسّی
ز		
زانو	جانو	گھٹنا
زیان	جیان	نقصان
س		
ہپت سپت	سپت	ہفت (۷)
ستان	ستھان	جگہ۔ مکان
سپید	شویت	سفید
سرب۔ سرو	سرب۔ سرو	سب ایک درخت
سری	شری۔ سری	سرداری
سو	سو	دہ
ش		
شاخ	ساکھ	شاخ
شارک	شارک	مَینا

ژندی	ویدک	ترجمہ
شالی	شالی	ایک قسم کا چاول
		یادھان
شبد	شبد	آواز
شرم	شرم	شرم
ششش	ششش	چھ (٦)
شغال	شرگال	گیدڑ
شکرا	شکرا	باز
شیر	کشیر	کھیر - دودھ
	ک	
کاج	کارج	کام - کار
کام	کام	شہوت
کرو	کر	کرنا - کیا
کدام	کتم	کون
کشید کشش	کرش	کھینچنا
کلال	کلال	کمہار
کودرم	کودرم	کودوں کے چاول
	گ	
گاؤ	گوؤ	گائے
گندم	گودہیم	گیہوں

ژندی	ویدک	ترجمہ
	م	
مادر	ماتا - ماتر	ماں - والدہ
مالیدن	مردن	ملنا
مم - مام	مم - مام	میری - میرا
مشت	مشت	مٹھی
موشک	موشک	موش - چوہا
مہر	مہے	سورج
مہا	مہا	بزرگ
میش	میش	بھیڑ
میغ	میگھ	ابر
	ن	
نہ	نہ	نہیں
ناف	نابھی	ناف
نائرہ	ناری	عورت
نام	ناؤ - نیم	رسم
نر	نر	مرد - مذکر
نمستے	نمستے	سلام ترے لئے
نشید	نشید	آواز - غزل
نوید	نوید	نوید
نیست	ناستے	نہیں ہے

ژندی	ویدک	ترجمہ	ژندی	ویدک	ترجمہ
نیست	نشٹ	ناس-نابود	ویدہ - وِد	وید- وِد	شناخت جاننا
نویم	انویم	بے مثل	وِیر	وِیر- بیر	جوانمرد-بہادر
و			ہ		
وچ	واچ	بولنا	ہشٹ	اشٹ	آٹھ (۸)
وش	وش	خواہش قابو	ی		
ورن	ورن	رنگت	یدھ	یدی	اگر
وسب	وسب	وصف	یزشن	یجنہ	یجہ-یگیہ-ہوم
ورک	ورک	قول	یو	یے-یو	جو
واد	دا	یا	یک	یک	ایک

پارسی اور ویدک مذاہب

پس جب اس قدر مجانست اور یکجہتی ہے تو کون عقلمند اس حقیقت کے وجود سے انکار کریگا کہ یہ ہر دو مذاہب ایک ہی ہیں۔ پنڈت دیانندجی تو کہتے ہیں کہ آریوں کا اصل اور ابتدائی وطن تبت ہے مگر آج تک دیانندیوں نے تبتی زندہ زبان اور ویدک مردہ زبان میں کوئی بھی مشابہت نہیں دکھائی۔ پس ثابت ہے کہ ویدک دھرم کا سرچشمہ پارسی مذہب ہے جس کے ثبوت میں مستند گواہوں کی طویل فہرست جن کی موجودگی میں آریوں کے پاس کوئی عذر و انکار کی گنجائش نہیں رہی اوپر درج کی گئی ہے۔ اب تا وقتیکہ کوئی معتبر-موثق اور تواریخی شہادت اس امر کی

پیش نہ کی جائے کہ آریا وسط ایشیا سے نہیں آئے اور اُن کا تعلق و تشابہُ ایرانیوں سے نہیں اُس وقت تک کسی مہاشے کو جواب دینے کی نکمّی کوشش نہ کرنی چاہیئے -

کہ بُرہاں قوی باید و معنوی
نہ رگہائے گردن بحجّت قوی

ہماری دانست میں درحالیکہ تمام مہذب اور تعلیم یافتہ اقوام اور محقق مؤرّخین ہمارے ساتھ اس دعوےٰ کے قایل ہیں - اگر چند طفلانِ مکتب ہم سے بلا وجہ متفق نہ ہوں تو ہماری بلا سے۔

جناب پروفیسر ڈارمیس ٹٹر صاحب لکھتے ہیں کہ

"وید مذہب اور آوستہ مذہب میں جدائی کی خلیج نہیں ہے۔ وہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں - اور ضرور ہے کہ ایسے ہوں - کیونکہ ان میں سے ہر ایک اپنی زندگی بسر کرتا رہا ہے اور زندگی گذارنا تبدیل ہونا ہے - لیکن وہ لڑی جو انہیں ایک سرچشمہ سے معلق کرتی ہے کہیں سے ٹوٹی ہوئی نہیں ہے"

آریا ایران سے کیوں آئے؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہند میں ان کے آنے کی وجہ کیا تھی؟ یہ اپنی خوشی سے آئے تھے یا نکال دئے گئے تھے؟ جناب پروفیسر ہاگ صاحب ان کے آنے کا سبب ان کی بدامنی و فساد اور شورش بیان کرتے ہیں - لکھتے ہیں کہ

"آرین فرقے اپنا اصلی گھر چھوڑنے سے پیشتر چرواہوں والی زندگی بسر کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً اپنی پرورش کے واسطے کہیں کہیں کاشتکاری بھی کرتے تھے - قدیم آریا جماعت ویدوں کے زمانہ

میں ایسی ہی تھی اور برہمنوں کے فرقے جب تک اس قسم کی زندگی بسر کرتے رہے وہ پنجاب کے شمالی حصہ میں مقیم تھے جہاں سے بعدازاں وہ ہندوستان خاص میں نقل مکان کر گئے۔ ان میں سے بعض فرقے جن کو ہم ایرانی کہ سکتے ہیں ان دائمی آوارہ گردیوں سے تھک گئے اور دریائے اکسس اور یکزارٹیز کے درمیان اور بیکٹریا کی اونچی زمین میں پہنچکر اپنے آبائی اور ہمزاد فرقوں کی چوپانی زندگی ترک کر کے ان فرقوں نے جن کو ایرانی کہ سکتے ہیں دیگر آریا فرقوں سے اپنے تئیں علیحدہ کر لیا لیکن دیگر فرقے ہنوز اپنی پہلی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور انہوں نے ایرانیوں کی بستیوں کو لوٹ مار کے لالچ سے حملوں کے لائق جانا۔ اور کہ دیو مذہب (ہندو) والے مُزدہ کے مذہب والوں پر کسی قدر حملے کرتے تھے۔ ہم زندا وستہ سے معلوم کر سکتے ہیں کہ ان حملوں سے بہت لوگ ناخوش ہو کر ایرانی مذہب میں آجاتے تھے۔ یسنہ ۱۲" مثلاً

(۱) "میں دیو کا پوجاری ہونا ترک کرتا ہوں اور اہورہ مُزدہ کے پوجاری ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔ دیو کا دشمن اور اہورہ کا عابد وغیرہ وغیرہ"۔

(۲) "میں دیو کو ترک کرتا ہوں جو شریر۔ خراب۔ شرارت کے بانی۔ نہایت زبون ہلاک کرنے والے کمینے وجود ہیں۔ غرضکہ اسی طرح دو قومیں پھوٹ پڑ گئیں۔ اور ہمیشہ کے لئے ان کو جدا کیا۔ ایرانی اپنے تئیں اُس مذہب کا پیرو سمجھنے لگے جو

اہورہ نے بنایا اور جو کاشتکاروں کا مذہب تھا لیکن ہندوؤں کو دیو مذہب والے کہتے تھے اور ہندوؤں کی چوپانی زندگی کا حال ویدوں سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ گائے گھوڑوں کے لئے (جیسے اب بھی کرتے ہیں۔ نامہ نگار) دعائیں کرتے تھے اور ایرانی زمین کی پیدائش کے لئے۔"

نتیجہ

صاف ہے کہ وید نہ کوئی الہامی کتاب ہے اور نہ سب پُستکوں سے قدیم اور کسی شائستہ قوم کی زبان۔ بلکہ بقول پروفیسر ہاگ صاحب "ایک چوپان اور لٹیری" قوم کا روزنامچہ ہے جس کو بیاس جی نے ترمیم و تنسیخ کے بعد زردشتی آراء کا ملمع چڑھا کر آریوں کے ماتھے دے مارا۔ اب ہم ویدوں کی حقیقت کو طشت از بام کرتے ہیں۔ آپ خود سمجھ لیں کہ وید کس پائے کی کتاب ہے آیا خدا کی یا دیو کی؟

حصّہ دوم

ویدوں کی حقیقت

لفظ وید کی نسبت ایک نئی دریافت

جسے ابھی تک کسی نے دریافت نہ کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ (۱) وید دراصل بید ہے۔ جو ایک درختِ بے ثمر کا نام ہے۔ "ب" "واو" سے بدل گیا ہے جیسا کہ فارسی میں اکثر ہوتا ہے۔ جیسے آب سے آو (پانی)، شب۔ شو (رات) سیب۔ سیو (ایک مشہور پھل)۔

(۲) بعض کہتے ہیں کہ فارسی لفظ "ود" سے مشتق ہے جس کے معنی شناختن و دانستن یعنی پہچاننا اور جاننا ہیں۔ غرضیکہ فارسی الاصل ہونے میں دونو متفق ہیں۔ مگر کمترین کو دونو سے کسی قدر اشتقاق میں اختلاف ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ فارسی لفظ ہے مگر لفظ "وید" میں جو نکتہ پوشیدہ ہے اس کے انکشاف کو قسّامِ ازل نے میری قسمت میں لکھا تھا جو اس وقت آپ کے سامنے منکشف کیا جاتا ہے وہ یہ ہے:-

لفظ "وید" اغلباً "دیو" کا مقلوب ہے جس کے اصلی معنے فارسی لغت والوں نے "بُری رُوح" وغیرہ کے لکھے ہیں مقلوب کے معنی ہیں اُلٹا کیا گیا۔ اگر آپ لفظ "دیو" کو بائیں طرف سے دائیں کو یعنی اُلٹا پڑھیں تو "وید" پڑھا جائیگا اور اگر "وید" کو اسی طرح اُلٹا پڑھیں تو "دیو"

ہو جاتا ہے۔

فارسی علمِ ادب اور نیز عربی علمِ ادب میں مقلوب خاص قسم کی صنعت سمجھا جاتا ہے چنانچہ نامی شعرا اور گرامی ادبا اس پر طبع آزمائیاں کیا کرتے ہیں۔ قرآن شریف میں بھی اس کی رعایت کی گئی ہے چنانچہ "کُلٌّ فِی فَلَکٍ یَسْبَحُوْنَ" اس کی ایک نظیر ہے۔ یَسْبَحُوْنَ کو چھوڑ کر باقی کو اُلٹا پڑھیں تو بھی "کل فی فلک" ہو جاتا ہے۔ مقاماتِ حریری میں جو عربی زبان میں بے مثل کتاب ہے اِس صنعت کے لئے ایک خاص مقام ہے۔ فارسی والوں کے تو کیا کہنے اس قسم کے بے حساب اشعار کہ ڈالے ہیں۔ چنانچہ سلمان ساوجی نے لفظ رای کو یار۔ فتح کو حتف اور ضیف کو فیض سے ذیل کے فرد میں مقلوب کیا ہے۔

فرد

رای تو یار۔ صواب داد تو محض داد - فتح تو حتف حسود ضیف تو فیض مراد

قصہ کوتاہ "وید" کوئی الہامی یا رحمانی کتاب نہیں ہے۔ آریا لوگ عبث اس پر سر پھوڑتے ہیں۔ یہ تو "دیو" کا مقلوب ہے جو کسی زردشتی کی عنایت معلوم ہوتی ہے۔ زبان کی ناواقفی کی وجہ سے ہندوؤں نے اس کو سرآنکھوں پہ جگہ دی لہٰذا اگر ہم بجائے "وید" کے "دیو" کہیں تو ہندی آریوں کو ناراض نہیں ہونا چاہئے۔

وید کے دو ٹکڑے

وید کس مجموعہ کو کہتے ہیں ؟ اِس میں سناتنی اور دیانندی مت

میں خوب اختلاف ہے دیانندجی برہمن بھاگ کو وید سے علحدہ کرتا ہے اور اس کے نزدیک یہ الحاقی حصہ ہے۔ بانیٔ آریا سماج لکھتے ہیں

(۱) "برہمن تاریخی کتاب ہے۔ خدا کے کلام میں تاریخی امور نہ ہونے چاہئیں۔

(۲) وہ ویدوں کی تفسیر یا تشریح ہیں۔

(۳) اُن کے مصنف انسان ہیں۔

(۴) وہ خدا کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔

(۵) سوائے کاتیاین رشی کے اور کسی نے ان کو وید نہیں کہا ہے۔

(۶) جس طرح برہمنوں میں انسانوں کے نام پائے جاتے ہیں ویدوں میں اُن کی گنجائش نہیں" (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صہ ۵۵)۔

سناتنی اور پنڈت دیانند

دیانند کے دعوےٰ اوّل کی نسبت سناتن دھرمی یہ کہتے ہیں کہ دیانندجی نے جو اس شُرتی سے استدلال کیا ہے

"یدبراہمنانی اِتہاسان پرانانی کلپان۔ گاتھا۔ نارا شنسی" (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صہ ۱۵۶)۔

اس سے برہمنوں کا تاریخ وغیرہ ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ قواعدِ سنسکرت کے نہ جاننے کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اس کے معنی ہیں "برہمن اور اتہاس (تاریخ) اور پُران اور گاتھا اور نارا شنسی"۔ دیانندجی کو

بوجہ سنسکرت میں خلل ہونے کے پہلے اَور کا جس پر خط کھینچا گیا ہے "یعنی" سمجھ میں آگیا۔ حالانکہ سنسکرت کا یہ قاعدہ ہے کہ دو اسم معرفہ کے اندر "اَور" آتا ہے نہ کہ "یعنی"۔

اور دیانند جی کا یہ قول کہ

جس کتاب میں اسم معرفہ ہو

وہ الٰہی کتاب نہیں ہوسکتی ہے اور چونکہ برہمنوں میں بھی اسمائے معرفہ موجود ہیں جیسے جمدگنی وغیرہ جن سے ذی اجسام مُراد ہیں اور وہ معرفہ ہیں لہٰذا وہ وید نہیں ہو سکتے۔ اور خاص سنگھتا میں جہاں ایسے اسماء آتے ہیں وہاں اُس کے جُدا معنے ہیں۔ جیسے جمدگنی رشی کے معنے آنکھ اور کشیپ کے معنے پُران وغیرہ ہیں لہٰذا وہ وید ہیں۔ سناتنی اس کا دنداں شکن جواب یہ دیتے ہیں کہ جس طرح سنگھتا میں اسماء کی تحویل صحیح ہے برہمنوں میں بھی صحیح ہوسکتی ہے۔ اس لحاظ سے تو ہر ایک کتاب ویدوں کے برابر ہوسکتی ہے۔ یہ سراسر ظلم ہے کہ گنگا۔ جمنا وغیرہ ندیوں کے نام آجانے سے مروڑ گھسیٹ کر سنگھتا تو کلام الٰہی رہے مگر برہمن وغیرہ باقی کتب میں اگر یہ یا ایسے نام آجائیں تو وہاں وہ اسمائے معرفہ قرار دیئے جائیں۔

دیانند کے اصولِ تفسیر کا کچّا چِٹّھا

خصوصاً عبرانی اور عربی کتابیں تو اس قاعدے کے مطابق سب

سے پہلے کلام الٰہی ہونے کی مستحق سمجھی جائیگی کیونکہ ان کتابوں
میں ہر اسم کے جُدا معنے اور جُدا وجۂ تسمیہ ہو سکتی ہے۔ مثلاً
توراتِ مقدّس میں بیت ایل کسی خاص مقام کا نام ہے۔ اور
مُوسیٰ ایک خاص پیغمبر کا نام ہے۔ اور انجیل شریف میں یشوع
ایک خاص نبی کا نام ہے۔ تو دیانندی اُصول کے رُو سے
ان کے یہ معنے ہونگے کہ بیت ایل مرکب ہے بیت اور ایل
سے۔ بیت کے معنی گھر اور ایل کے معنے خدا یعنی خدا کا گھر۔
چونکہ خدا ہر جگہ موجود ہے اس لئے اس سے خاص جگہ مراد
نہیں ہو سکتی بلکہ ساری دُنیا سے مطلب ہے۔ اسی طرح
موسیٰ مرکب ہے "مو" اور "سیٰ" سے۔ مو کے معنی آب (پانی)،
اور سا کے معنی ملا ہُوا تو اس کا مطلب یہ ہُوا کہ پانی سے
ملا ہُوا۔ پس اس سے مچھلی مراد ہے کیونکہ پانی سے مچھلی ملتی
ہے نہ کہ انسان۔

علیٰ ہٰذا القیاس یشوع کے معنے ہیں فتحمند۔ بہادر۔ طاقتور۔
چونکہ یہ اسم صفت ہے لہٰذا کسی خاص شخص کا نام نہیں ہو سکتا۔
پس بائبل مقدّس خدا کا کلام ہے۔

وید اور قرآن

اسی طرح قرآن شریف میں سب سے مشہور نام محمد ہے۔ دیانند
اس کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ یہ لفظ مرکب ہے "مح" اور "مد" سے۔
مح کے معنی خالص اور مد کے معنی اجمال اور جذب۔ چونکہ رُوح سب

سے خالص ہے اور ایک جسم کو ترک کر کے دوسرے جسم کو جذب کر لیتا ہے لہٰذا اس سے مراد "روح انسانی" ہے نہ کسی خاص شخص کا نام۔ اللہ اللہ خیر صلاح۔ قرآن شریف بھی تو دیانندجی کے اس اصول کے مطابق خدا کا کلام ہو گیا۔

ویدک الہام

دیانند کے دوسرے دعویٰ کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ جس طرح خدا کی طرف سے رشیوں کے دلوں میں سنگھتا کا پرکاش (ظہور) ہوا ٹھیک اسی طرح برہمن بھی اُن کے دلوں میں خدا کی طرف سے پرکاشت ہوئے ہیں۔

دیانند کی دلیل دیانند کے خلاف

تیسرے دعویٰ کو سناتنیوں نے یوں ردّ کیا ہے۔ کہ اگر برہمن رشیوں کی تصنیف ہیں تو سنگھتا کو کب خدا نے بذاتِ خود آکر سنایا ہے؟ آخر سنگھتا بھی تو رِشیوں کے منہ سے نکلے ہیں۔ پس جیسے یہ ویسے وہ۔ سنگھتا کو کون سا عقاب کا پر لگا ہؤا ہے؟

چوتھا دعویٰ داخل دفتر

چونکہ چوتھا دعوےٰ بلا دلیل ہے۔ لہٰذا داخل دفتر کیا جاتا ہے۔

دروغ حلفی

پانچویں دلیل میں دروغ حلفی کا جرم ثابت ہے کیونکہ دیانندجی

نے شتپتھ برہمن کانڈ ۱۴-ادھیاء ۵-برہمن ۴ کانڈکا ۱۰ کا جو حوالہ نقل کیا ہے اس سے بھی برہمنوں کا الہامی اور سنگھتا کا ہم زانو ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پس دیدہ دانستہ صرف کاتیائن رشی کو متہم گردانا صریح کذب بیانی نہیں تو اور کیا ہے؟ محولہ بالا منتر ذیل میں ملاحظہ ہو۔

"اری میتری! اس مہابھوت (اربعہ عناصر و آکاش) کے یہ رگوید-یجروید-سام وید- اتھروید- اتہاس-پران-ودیا اپنشد- شلوک- سوتر- انوبیاکھیا (مطلب کا مطلب) بیاکھیا وکھیا (مطلب) اشٹ- ہُت- کھایا-پیا-یہ لوک (دنیا) پرلوک (دوسری دنیا) سب بھوت (تمام مخلوق) سب نشوست (فانی) ہیں"۔

طرفہ یہ کہ دیانند جی نے اس منتر میں جتنا حصہ اپنے مفید مطلب پایا اس کو نقل کیا- اور جتنا حصہ حریف کی تائید میں تھا اس کا ذکر تک نہیں کیا- دیانند جی نے خیال کیا ہوگا کہ میٹھا میٹھا ہڑپ کر چلو- آریوں کی جانب سے تو چون وچرا کی امید ہی نہیں۔ باقی رہے مخالف وہ یہ کہ کے رہ جائینگے کہ دیانند اور خلاف واقعہ لکھنا یہ ہو نہیں سکتا۔ مگر یہ بھی نہیں سوچا کہ آنچہ در دیگ ہست بہ چمچہ آید- بال کی کھال نکالنے والے ہزاروں موجود ہیں۔

باقی رہا کاتیائن رشی کا اس امر میں منفرد ہونا- سو یہ بھی غلط ہے کیونکہ منوسمرتی سے ظاہر ہے کہ برہمن بھی وید ہیں چنانچہ منوسمرتی ۲/۱۵ میں جو حوالہ دیا گیا ہے کہ

"سورج کے ادے میں اور سورج کے است میں اور سورج انگشتر کے نہ ہونے میں یہ تینوں وقت ہون کرنے کو وید میں کہے ہیں"۔

اب یہ حوالہ ویدوں یعنی سنگھتا میں کہیں نہیں بلکہ برہمن بھاگ میں پایا جاتا ہے۔ لہٰذا برہمن بھی منو مہاراج کے نزدیک "وید" میں شامل ہیں۔ ورنہ بجائے "وید میں کہے ہیں" کے "برہمن میں کہے ہیں" لکھتے (نیز دیکھو منو ۱۱/۲۶۴)۔

"رگ۔ شام۔ یجر ان تینوں ویدوں کے منتر مع برہمن بھی تین قسم کا وید جاننا چاہیئے۔ جو اس کو جانتا ہے وہی وید کا جاننے والا ہے"۔

دونو برابر

دعویٰ ششم کی نسبت سناتنی اصحاب نے یہ جواب دیا ہے کہ اگر برہمن کی نسبت دیانند جی کی یہی رائے ہے تو فریق مخالف بھی سنگھتا کی نسبت یہی کلمات استعمال کرسکتا ہے۔

بابِ دوم

وید تین ہیں یا چار

ویدوں کی تعداد

ناظرین۔ اب ہم ذرا آگے قدم بڑھاتے ہیں تاکہ دیکھیں کہ سنگھتا بھاگ جن کو دیانند جی حقیقی وید سے تعبیر کرتے ہیں دراصل

کتنے ہیں؟ دیانندجی اور ان کے چیلے انہیں چار مانتے ہیں۔ اور بعض محققانِ فرنگ جن کو خدا نے غور و خوض کرنے کا مادہ عطا کیا ہے اور دوسرے پنڈت تیتریہ سنگھتا یا کوشن یجروید کو پانچواں وید مانتے ہیں۔ مگر قدیم کتابوں میں صرف تین کا پتہ چلتا ہے باقی کا نہیں یعنی رگوید۔ یجر وید۔ سام وید۔ ان کا ذکر ایک دوسرے میں پایا جاتا ہے مگر اتھرون وید کا ذکر ان میں سے کسی میں بھی نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ منوسمرتی بھی اتھروَن وید کے نام سے نام سے ناآشنا معلوم دیتی ہے (دیکھو منوسمرتی $\frac{1}{23}$) +

"سناتن برہم بردپ اپنی بدھی میں قایم برہما کے رگ۔ یجو سام نام ویدوں کو اگنی۔ وایو اور سورج سے یگ کی سدھی کے لئے (گائے کے پستان کے دودھ کی طرح) دوہا۔"

وید ایکدوسرے کے سامنے نہیں آسکتے

نیز دیکھو

"سام وید کی دُھونی (آواز) سنے جانے پر رگ اور یجو کو کبھی نہ پڑھے۔ اور وید کو سماپت کرے۔ آرنیک نام وید کے ایک دیش کو پڑھ کے اُس رات دوسرا وید نہ پڑھے" (منو سمرتی $\frac{4}{123}$)۔

وید کی دھونی

اور دیکھو

"رگوید کے دیوتا دیوتا ہیں۔ یجر وید کے دیوتا منشیہ ہیں۔ سام وید

کے دیوتا پتر ہیں۔ اس سے سام وید کی دھونی (آواز) پلید ہے" (منوسمرتی ۱۲۴/۴)۔ کیا ایسی کتاب بھی خدا کا کلام ہوسکتی ہے؟ یا للعجب !!۔

چوتھا وید کہاں تھا؟

محقق ناظرین! حوالجاتِ بالا کو دیکھکر آپ خیال کرسکتے ہیں کہ منو کے زمانے تک صرف تین کا پتہ چلتا ہے چوتھا (اتھرون) وید غائب ہے۔ اُس زمانہ میں اتھرون وید کے نام سے لوگ بالکل ناواقف تھے۔

دیانندجی کے حیلے

رہے دیانندجی کے تان بان اور آپ کے چیلے کے نشتم پشتم۔ اس قسم کے حیلے بہانوں سے کام نہیں چل سکتا۔ اور ہر شخص کے لئے تاویل کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اگر اس قسم کی تاویلوں سے کام لیا جائے تو کسی امر کا فیصلہ ہونا تا قیامت محال ہے۔

اتھرون وید سے ناواقفی

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خود اتھرون وید میں تو اتھرون کا نام موجود مگر باقی تینوں میں مفقود۔ آخر کیوں؟ کیا رگ یجود سام کی تصنیف کرتے وقت اِندر کو اس کا نام بھول گیا تھا؟ یا جان بوجھکر ایسا کیا؟ آخر ظاہر نہ کرنے میں حکمت کیا تھی؟ آریوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔

بڑا وید

ویدوں کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریاؤں کے پاس ایک اور وید بھی تھا جس کو وہ بڑا وید کہتے تھے مگر اب اُس کا وجود دُنیا سے ناپید ہے۔

"اے عورت یا مرد میں سچے کلام سے بڑی دولتمند اور اعلیٰ عزت والی اولاد کے لئے تجھ کو پاکیزہ ترکیب سے تمام علوم کی قابلیت میں بھرپور۔ بڑی دلاور۔ دُکھ ناشک اولاد کے لئے تجھکو اور راست بیانی سے دشمنوں کی قاتل اعلیٰ عزت دانا اولاد کے لئے تجھکو اور سچے طریقہ سے سورج کے علم سے واقف بہت عاقلوں کے ساتھ بھو یعنی آکاش وغیرہ چیزوں کی واقف اور نفیس اناج والی اولاد کے لئے تجھکو اور سچی زبان سے بڑے وید کی محافظ عالم۔ عالموں کی فیض رساں چیزوں والی اولاد کے لئے تجھکو قبول کرتا ہوں یا کرتی ہوں" (یجروید ۳۸/۸ ص۱۹۰ دیارام)+

بڑا وید گم ہو گیا

افسوس کہ اب اس وید کا نام ونشان صفحۂ ہستی سے مٹ گیا ہے۔ اگر اس وقت یہ موجود ہوتا تو آریوں کے گذشتہ حالات پر بہت کچھ روشنی پڑجاتی - اور شاید مجھکو ویدوں کی قلعی کھولنے کی ضرورت بھی نہ پڑتی - آریا مجبور ہیں بیچارے کیا کریں مرورِ زمانہ اور غفلتِ قوم کا اقتضاء یہی ہے۔

ویدوں کی موجودہ صورت

اب ویدوں کی موجودہ صورت ملاحظہ ہو۔ بیاس جی نے پنجاب کے چند نو وارد شعرا سے چند شعر منتخب کئے۔ سوم لتا وغیرہ منشی جڑی بوٹیوں کے خواص ہمالیہ پہاڑ کے رہنے والے نشہ بازوں سے اُڑائے۔ مہر نیائش ماہ نیائش شنشکاخ وغیرہ پارسی مذہب کی کتابوں سے سورج۔ چاند۔ ستاروں وغیرہ کی تعریف چرائی۔ مسئلۂ تناسخ۔ گوشت خوری کی ممانعت۔ عقولاتِ عشر کے فسانے۔ شت گلشاہ سے اخذ کئے۔ پہاڑ اور دریاؤں کے حال۔ جانوروں کی کہانیاں شت شاسان سے حاصل کیں۔ نیوگ کی حیا سوز رسم ہند کے اصلی وحشی باشندوں سے لی۔ وشوامتر سے گائتری اور اس کے فرزندوں مدھو۔ چھندا وغیرہ سے چند گیت بنوائے۔ انگرا۔ کنوا اور ان کی اولاد سے سوُر لگوائے۔ گوتم اور اس کی اولاد سے اجی گرت۔ اور شور شیپ وغیرہ سے ادھیاء لکھوائے اور کچھ تانے بانے از خود جوڑے۔ اور کچھ اِدھر اُدھر سے شاگردوں کے ذریعہ سے جمع کرائے۔ غرضیکہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ اور شاگردوں کو پڑھایا۔ اسی وجہ سے وید بیاس سے ملقب ہوُا۔

۱۱۳۱ سے ۴ وید کیسے رہ گئے؟

بیاس جی نے جب ویدوں کو یکجا جمع کیا۔ تو اپنے شاگردوں کو

پڑھایا۔ اور اُن شاگردوں نے بھی اس طریق جدید پر اور لوگوں کو وید پڑھانا اور تعلیم دینا شروع کیا۔ حتیٰ کہ وید خوانوں کی تعداد میں بہت کچھ اضافہ ہوگیا اور اس کے ساتھ اختلافِ قرأت کا بڑھنا بھی ایک ضروری امر تھا۔ چنانچہ اختلافِ قرأت کی بدولت ہر ایک وید کی کئی ایک نئی صورتیں بن گئیں۔ اسی طرح سام وید کی ہزار تک شاکھائیں ہوگئیں۔ ان شاکھاؤں کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ اصل وید اور شاکھاؤں میں امتیاز کرنا ازبس دشوار ہوگیا۔ دیانندجی جو شاکھاؤں کو تفسیر اور تشریح سے نامزد کرتے ہیں وہ حقیقت کو چھپاتے ہیں۔ اس حق پوشی کی ضرورت ان کو اُس وقت لاحق ہوئی جبکہ اغیار نے اُن کو تنگ کرنا اور زک دینا شروع کردیا کہ اگر موجودہ وید شاکھائیں ہیں تو اصلی وید کہاں رُوپوش ہوگیا؛ ورنہ اول اول ان کا بھی وہی عقیدہ تھا جو عام ہندوؤں کا ہے۔ یہ بھی اوروں کی طرح ویدوں کی ۱۱۳۱ شاکھائیں مانتے تھے۔ رگوید کی ۲۱۔ یجروید کی ۱۰۱۔ سام وید کی ایک ہزار اور اتھرون وید کی ۹ (دیکھو اُپدیش منجری مصنفہ دیانندجی صفحہ ۱۰۵)۔

دیانند کا تبدیلِ عقیدہ

مگر جب اس عقیدہ میں پناہ نہ دیکھی تو ستیارتھ پرکاش وغیرہ میں ۱۱۲۷ شاکھائیں لکھنی شروع کیں اور موجودہ ویدوں کو جو اصل ویدوں کی شاکھائیں ہیں اصلی قرار دیکر تعداد میں کمی کردی۔ لیکن فی الواقع دیانند کے چاروں وید شاکل مادھیندن کوتھومی اور منونکیہ

والی شاکھائیں ہیں اور اس پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے۔

وید کس پر نازل ہوئے؟

اس کے نزول میں بھی اور امور کی طرح سناتنی اور دیانندی فرقوں میں اختلاف کا ایک طوفانِ بے پایاں موجزن ہے۔ سناتن دھرم کے نزدیک جو حق بجانب ہیں ویدوں کا نزول برہما جی پر ہوا۔ اور وہ منوسمرتی ۱/۹ و ۱/۱۱ سے استدلال کرتے ہیں کہ منوجی نے صاف طور پر فرمادیا ہے کہ:۔

(۱) "جو پرماتما سب کا باعث و پوشیدہ و ہمیشہ قائم و فاعلِ مطلق ہے اس نے جس شخص کو دُنیا پر سب سے پہلے چاروں ویدوں کا جاننے والا پیدا کیا اسی کو سب لوگ برہما کہتے ہیں" (منوسمرتی ۱/۱۱)۔

(۲) "تب وہ بیج مثل طلا و آفتاب کے بصورتِ براٹ (انڈا) کی گولائی کے انڈا بن گیا۔ پھر اس نے برہما جی یعنی ویدوں کے جاننے والے ابو جج رشی جو تمام مخلوقات کے پیدا کرنے والے ہیں آپ سے آپ پیدا ہوا" (منوسمرتی ۱/۹)۔

نزولِ وید برہما جی پر

ان شلوکوں سے ثابت ہوتا ہے کہ برہما جی سب سے پہلے اور تمام مخلوقات سے پہلے ویدوں کے جاننے والے تھے منوسمرتی کے ۱/۱۳ تا ۲۳

و $\frac{12}{5}$ سے بھی ظاہر ہے کہ برہما جی نے ہی ان تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔ اور پہلے ادھیا کے ۲۱ ویں شلوک سے واضح ہے کہ برہما جی نے ویدوں کے مطابق سب کے نام اور حالات مقرر کئے۔

نزولِ وید آگ۔ ہوا۔ سورج و سانس پر

مگر دیانند جی یہ نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ

"پہلے پہل وید آگ (اگنی)۔ ہوا (وایو)۔ سورج (آدتیہ)۔ اور سانس (انگرس) پر نازل ہوئے"۔ (ستیارتھ پرکاش باب۷)

اور منوسمرتی کے $\frac{1}{23}$ سے استنباط کرتے ہیں۔ لیکن یہ استنباط سنسکرت نہ جاننے یا جعلسازی کی وجہ سے ہے ورنہ وہ ایسی فاش غلطی نہ کرتے۔ ہم اس شلوک کی نسبت ایک متعصب اور کٹر آریہ کا ترجمہ جو دیانند کا چشم دید چیلا ہے پیش کرتے ہیں۔ اور ناظرین سے ملتجی ہیں کہ اِس ترجمہ کو ستیارتھ پرکاش کے ترجمہ سے مقابلہ کریں اور دونو گرو اور چیلا کی سنسکرت دانی کی داد دیں۔ وہ یہ ہے کہ

"یگیہ کے پورا کرنے کے واسطے اگنی۔ وایو۔ آدی نامک رشیوں کے دل میں وید کا پرکاش کیا" (منوسمرتی $\frac{1}{23}$)۔

یہ سوامی درشنانند کا کیا ہوا ترجمہ ہے۔ اب بتائیے کہ دیانند جی کی بات کو کیسے تسلیم کر لیا جائے؟

کس کی بات مانئے اور نہ کس کی مانئے
لاتے ہیں اس کی بزم سے یار خبر الگ الگ

دیانند کی ہیئت دانی

علاوہ بریں دیانندجی کے اور بھی سفسطے اور مزخرفات ہیں جن کو پڑھکر بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ
"اسی طرح چاند سورج وغیرہ ستاروں میں بھی وید کا پرکاش ہے" دستیارتھ پرکاش ص۲۰۳ و ص۱۴۵ و ص۵۶۵)۔
مہاراج کا خیال ہے کہ اگر ان کُرّوں میں ویدوں کا پرکاش نہ ہو تو خدا نا منصف ٹھہرتا ہے۔ لہٰذا ویدوں کا ظہور اور نیوگ کا عمل درآمد وہاں بھی ضرور ہے۔ لیکن یہ بات دیانند کی سمجھ میں نہ آئی کہ آفتاب اس قدر گرم اور ماہتاب اس قدر سرد ہے کہ ممکن نہیں کہ کوئی متنفس وہاں زندہ رہ سکے۔ شاید آفتاب وغیرہ کے رہنے والے وید بھگوان کے منتروں کی تاثیر سے زندہ رہتے ہونگے!

کیا وید کے مُلہم چار ہی شخص ہوسکتے ہیں؟

نیز دیانندجی کہتے ہیں کہ
"دُنیا کا سلسلہ ختم نہ ہوگا۔ پیدائش کے بعد فنا۔ فنا کے بعد پیدائش ہوتی رہیگی۔ اس کی کوئی ابتدا یا انتہا نہیں۔ پیدائش کے شروع میں یہی چاروں (اربعہ عناصر) برساتی پتنگے کی طرح اِدھر اُدھر کُودتے اڑتے نظر آئینگے۔ اور پرمیشور کی طرف سے ویدوں کا پرکاشت ان کے دِل میں اس وقت ہوتا ہے۔ پھر جب دنیا پرلے میں لے ہو جاتی ہے تو جس طرح سانس

"نکل کے پھر انسان ہی میں گھستا ہے اسی طرح یہ چاروں
وید پر ماتما میں گھستے ہیں۔ مختصر یہ کہ پر میشور کبھی تو ویدوں
کو سانس کی آمد کے ساتھ اگلتا ہے اور گاہے سانس کی
رفت کے ساتھ چاٹتا ہے" (ستیارتھ پرکاش ص ۲۹۵ اور
سوال ۳۴ وغیرہ)۔

دیانند کی تردید اُسی کے منہ سے

عقیدۂ بالا پر ایسے اعتراضات وارد ہوتے ہیں جن کا جواب اگر
دیانند جی دوبارہ جنم بھی لے لیں تو دے نہیں سکتے۔ مثلاً آپ کا یہ
جواب کہ

"وید اُن چاروں پر اُن کے اعمال کے اقتضا سے نازل
ہوئے" (رگوید آدی بھاشا بھومکا)۔

جو تناسخ کی بنا پر دیا گیا ہے کس قدر لغو اور مہمل ہے اول تو اس لئے کہ تناسخ خود
امر متنازع فیہ ہے جو تناسخ کو نہیں مانتے اُن پر حجت نہیں ہو سکتا اور یہ کہ کیا ضروری
ہے کہ ہر وقت یہی چاروں ایسے اعمال کریں جو الہام کے قابل سمجھے جائیں کیا ممکن
نہیں کہ گاہے صرف ایک اور گاہے ہزار انسانوں سے ایسے اعمال سرزد ہوں جو
اِس عہدے پر ممتاز ہو سکیں، کیا یہ واجب ہے کہ صرف دید ہی پر عمل در آمد
کرنے کے سبب سے ابتدائے آفرینش میں جنم مل سکتا ہے؟

دیانندی اصول کا ستیاناس

اِن سوالات کے جوابات خواہ اثبات میں دئیے جائیں خواہ نفی میں۔

بہردو صورت دیانندجی کے اصول کا ستیاناس ہوجاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہر پیدائش کے شروع میں اُنھی کی پیدائش ضروری ہے تو پرماتما کے جبر وبخل وناانصافی کے علاوہ طرفداری وغیرہ صفاتِ ذمیمہ کو بھی ماننا پڑیگا اور انسان کا فاعلِ مختار ہونا عبث سمجھا جائیگا۔ اور اگر اس کے برخلاف تسلیم کر لیا جائے تو ویدوں کی خیر نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی شخص بھی ایسا پیدا نہ ہو جو الہامِ وید کا مستحق ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں ایسے اشخاص پیدا ہوں۔ پس دونوں صورتوں میں وید مقدس میں تغیر وتبدُّل پیدا ہو گا۔ یعنی یا تو بعض وقت ایک وید بھی نہ ہو گا اور بعض وقت اگر ہونگے تو لاکھوں کی تعداد میں۔ مگر یہ کہ ہر ابتدائے آفرینش میں صرف چار ہی ملہمین وید ہوں دیانندی تعلیم نہ عقل سے اُسے ثابت کر سکتی ہے اور نہ فلسفہ وسائنس سے۔

مُلہمانِ وید کے حالات پر اعتراضات

ان سب کے علاوہ مُلہمان وید کے متعلق ذیل کے اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔

(۱) ان چاروں کے نام ویدوں سے ثابت کرو۔ اگر ان کے نام وید میں موجود ہیں تو چونکہ یہ ذاتی اور جسمانی نام ہیں۔ لہٰذا دیانندجی کے مسلمہ اصول کے مطابق وید خدا کا کلام نہیں ہو سکتے اور اگر وہ ہیں تو کیا ہیں؟ (خدا جانے)۔

(۲) وہ کیا کام کرتے تھے؟ (رات دن سویا کرتے تھے)۔

(۳) کتنے دن زندہ رہے ؟ (ایک دن بھی نہیں)۔
(۴) سنسکرت زبان کتنے دنوں میں اُنہوں نے سیکھی ؟ (کون بتا سکتا ہے ؟)
(۵) تعلیم کس زبان میں دیتے تھے ؟ (اشاروں سے)۔
(۶) اُن کا چال چلن کیسا تھا ؟ (کوئی نہیں جانتا)۔
(۷) اُنہوں نے نیوگ بھی کیا تھا یا نہیں ؟ (آریہ سماجی بتائینگے)۔

غرضیکہ بجز چپ۔ فرضی و وہمی ناموں کے سطح زمین پر اُن کے متعلق کوئی خبر نہیں ملتی۔ کہ کتنے لوگ اُن کے ہمراہ اس وقت تھے ؟ اُس وقت کسی نے ان کو ملہم بھی مان لیا تھا یا نہیں ؟ کوئی ہمعصر شہادت ایسی نہیں پائی جاتی جس سے کم از کم یہی معلوم ہو سکے کہ یہ حضرات انسان تھے۔ اب جائے غور ہے کہ ایسی مذبذب حالت میں کہ ایک طرف تو ویدوں کے ملہم برہماجی ثابت کئے جا رہے ہیں اور دوسری جانب چار مجہول الکیفیت اشخاص اس عہدہ کے مالک قرار دئے جا رہے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے ؟ کہ ویدوں کے ملہم کون تھے ؟ یا کوئی ملہم تھا بھی یا نہیں ؟

سر مونیر ولیمس اور نزول وید

ویدوں کے مشہور مترجم و شارح سر مونیر ولیمس کہتے ہیں کہ وید کے متعلق لوگوں کی مختلف رائیں ہیں۔

(۱) بعض پرمیشور سے پیدا ہوئے مانتے ہیں۔
(۲) بعض کہتے ہیں کہ برہم سے ایسے نکلے ہیں جیسے ایندھن سے

دُھواں نکلتا ہے۔

(۳) بعض کہتے ہیں کہ اگنی (آگ) وایو (ہوا) وغیرہ عناصر سے پیدا ہوئے ہیں۔

(۴) بعض کہتے ہیں کہ وید گائتری میں سے نکلے ہیں۔

(۵) اتھروید کانڈ ۱۹۔ انوواک ۵۴ میں ان کی پیدائش کال سے بتائی ہے۔

(۶) کتاب شت پتھ برہمن میں اگنی۔ وایو اور آدتیہ سے ترتیب وار رگ۔ یجو وسام ویدوں کی پیدائش لکھی ہے۔

(۷) منوسمرتی $\frac{1}{23}$ میں بھی یہی بتایا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۸) پرش سوکت یجر ۳۱ کے بموجب ویدوں کا پُرش (انسان) سے پیدا ہونا لکھا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

دیانندجی کا اقبال

رگ وید آدی بھاش بھومکا کے مترجم نے ان اقوال کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور یہ جواب دیا ہے کہ سب کا ایک ہی مطلب ہے۔ پس جس کتاب کے نزول کی نسبت کوئی درست رائے قائم نہ ہو سکے اس کا الہامی ہونا کب ممکن ہے؟

باب سوم

رِگوید

رگوید نسبتاً تمام ویدوں سے پُرانا ہے۔ رِگ ر) لفظ
کے تنہا معنی لغت میں آوازِ بلند کے ہیں جس کو بانگ یا اذان کہ
سکتے ہیں (دیکھو۔ نگھنٹو ادھیائے اول کانڈ ۱۱)۔ جب وید رگ
کے ساتھ ترتیب دیا جاتا ہے تو اس کے معنی آواز۔ بانگ یا اذان
کا وید ہو جاتے ہیں۔ کثرت ومزاولتِ استعمال کے بعد ک گ
سے تبدیل ہوگیا اور یوں ہی رکوید سے رگوید ہو گیا۔ چونکہ اس میں از
ابتدا تا انتہا اقسام و اصناف کے دیووں کی دعا۔ چیخ و پکار کا ذکر
ہے بنابریں اس کو رگوید کہتے ہیں۔ بحالتِ ترکیبی رگ کے دو
معنی ہیں۔ کیونکہ لفظ رِی دو معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (۱) ادتی
(دیوتاؤں کی ما) اور (۲) (سورج کی ما)، اور اس کے ساتھ کاف نسبتی
اور وید ملانے سے رک وید بنتا ہے۔ پس اس کے معنے ہوئے
ادتی والا وید یعنی دیوتاؤں کی ما والا وید یا سورج والا وید۔
پس دیانندجی کا یہ قول کہ یہ اگنی والا وید ہے سراسر غلط ہوا۔ اور
ادتی کا مفہوم درحقیقت سرزمین ایران ہے۔ اور مردلیشٹ کی
شرح میں لکھا ہے کہ "نموفہ دبتیا الخ"۔ یعنی "اب ادتی راکہ اوبہ د
بہتراست در سرزمینِ ایران الخ فقرہ ۶۰۔" (ترجمہ۔ ادتی کے پانے کو جو

خوب اور خوب تر ہے ایران کی سرزمین ہیں)۔

سرزمینِ ایران کا وید

پس چونکہ یہ وید ایران کی طرف منسوب ہے لہٰذا ادتی والا وید کہنا صحیح ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آریوں نے بطور یادگار کے اس وید کو تبرکاً ایران کی طرف منسوب کیا ہے۔

رگوید کے مضامین

یہ وید دس باب اور غالباً پندرہ نظمی اوزان پر مشتمل ہے۔ اس وید کے مصنفین نہایت وہمی و فطرت پرست شاعر تھے۔ اس کے منتروں کا کامل حصہ ویدک دیوتاؤں کی مبالغہ آمیز و حیرت انگیز تعریف وستائش اور ان کی تاب و توانائی ۔ طاقت و زبردستی اور ان کی عظمت و جلّت کے بے سروپا راگ سے مملو ہے۔ حصص مابقی میں حصولِ دولت عیش وعشرت کی خواہش اور ان کو ذلیل و خوار کرنے کی درخواستیں اور نیوگ پر عملدرآمد کرنے کی التجائیں کی گئی ہیں۔ دنیاوی جاہ و حشمت جسمانی لذائذ و ثروت کی طرف ان کو زیادہ انہماک تھا۔ ان منتروں کا مصنف صرف ایک رشی نہیں بلکہ بہت سے رشیاں ہیں۔ ذیل کی فہرست ملاحظہ ہو۔

فہرستِ مصنفینِ رگ وید

سوکت	نام مصنف - (منڈل ا) - سوکت		نام مصنف
ا تا ۱۱	مدہوچھندا ولد وشوامتر	۱۲ تا ۲۴	میدھا تی ولد کانوا۔

سوکت	نام مصنف
منڈل ۱	
۲۵ تا ۳۲	شونہ شیپ ولد اجی گرت
۳۳ تا ۳۶	ہرن ستنپ ولد انگرا
۳۷ تا ۴۴	کنو ولد گھورا
۴۵ تا ۵۰	پرس کنو ولد کالوا
۵۱ تا ۵۸	سوی ولد انگہ داس
۵۹ تا ۶۵	نودھا ولد گوتم
۶۶ تا ۷۳	پراشر ولد شکتی
۷۴ تا ۹۲	گوتم ولد راہوگن
۹۳ تا ۹۷	کُتس ولد انگرسا
۹۸	رجر ولد باشا گراس
۹۹ تا ۱۰۳	کُتس مذکور صدر
۱۰۴ تا ۱۲۳	ککشی دن ولد دیرگنا
۱۲۴ تا ۱۳۶	پارک شیپ ولد دیوداس
۱۳۷ تا ۱۶۱	ویرگتما اوگتہ
۱۶۲ تا ۱۸۴	اگست ولد دردش
منڈل ۲	
۱ تا ۴	گرتسمد ولد شونگ
۵ تا ۸	سوبا ہوتی ولد بھارگو
۹ تا ۲۷	گرتسمد مذکور الصدر

سوکت	نام مصنف
۲۸ تا ۳۰	کورما ولد گرتسمد
۳۱ تا ۴۴	گرتسمد مذکور الصدر
منڈل ۳	
۱ تا ۱۲	وشوامتر ولد گاتھن
۱۳	رشبہ ولد وشوامتر
۱۴ تا ۱۵	اتکیل ولد کتکا
۱۶ و ۱۷	کتسا ولد وشوامتر
۱۸ تا ۲۰	گاتھی ولد کوشک
۲۱	دیوشروا ولد بھرت
۲۲ تا ۵۲	وشوامتر مذکور
۵۳ تا ۵۵	پرجاپتی ولد وشوامتر
۵۶ تا ۶۰	وشوامتر مذکور
منڈل ۴	
۱ تا ۴۱	وام دیو
۴۲	ستر سدسیو چھتری
۴۳ و ۴۴	پوروبیرٹھا جمیرٹھا
۴۵ تا ۵۸	وام دیو مذکور
منڈل ۵	
۱	بودھ گوشہنز اداتری گرتری
۲	کمار ولد آتریہ

سوکت	نام مصنف	سوکت	نام مصنف
۳ تا ۶	وسشرت ولد آتریہ	۳۵ و ۳۶	پربھووسو ولد انگرس
۷ و ۸	ایش ولد 〃	۳۷ تا ۴۳	اتری ولد بھیم
۹ و ۱۰	گایا ولد 〃	۴۴ و ۴۵	سداپرن ولد دسترا
۱۱ تا ۱۳	سمیرہ ولد 〃	۴۶	پرتکشتر ولد آتریہ
۱۴	وہرن ولد انگرس	۴۷	پوترتھی ولد 〃
۱۵ تا ۱۷	پوردرا ولد آتریہ	۴۸	پرتی پربھان ولد 〃
۱۸ و ۱۹	مرکت ودھری پران	۴۹	پرتی پربھا ولد 〃
۲۰	پری سوان ولد 〃	۵۰ و ۵۱	سوستیا آتری
۲۱	سنسہ ولد 〃	۵۲ تا ۶۱	شیا ورشو ولد آتری
۲۲	وسوساما ولد آتریہ	۶۲	شرتوبن ولد 〃
۲۳	دومر ولد 〃	۶۳ و ۶۴	ارچنانا 〃 〃
۲۴	لوپاش ولد گوپاش	۶۵ و ۶۶	رات ہوبی 〃
۲۵ و ۲۶	وسو ولد آتریہ	۶۷	بجت ولد 〃
۲۷	تین راجاؤں کی تصنیف ہے	۶۸ و ۶۹	اروچکری ولد 〃
۲۸	مسماۃ وشوداما بنت آتریہ	۷۰ و ۷۱	باہو واکت 〃
۲۹	گوریویت ولد شکتی	۷۲ و ۷۳	پورو ولد 〃
۳۰	وبھردو ولد آتریہ	۷۴ تا ۷۶	دسیو ولد 〃
۳۱	اوسیو ولد آتریہ	۷۷	سپت ودہری ولد 〃
۳۲	گاتر ولد 〃	۷۸ و ۷۹	ست شروا ولد 〃
۳۳ و ۳۴	سمون ولد پرجاپتی	۸۰ و ۸۱	شیاداشو 〃

سوکت	نام مصنف
۸۲ تا ۸۵	اتری
۸۶ و ۸۷	ایوائی مرت
منڈل ۶	
۱ تا ۳۰	بھردواج ولد بھرسپت
۳۱	سہوتر ولد بھردواج
۳۲ و ۳۳	شن ہوتر ولد بھردواج
۳۴	انرو ولد 〃
۳۵ تا ۴۲	بھردواج مذکور
۴۳ تا ۴۵	شمبیو ولد بھرسپت
۴۶	گرگ ولد بھردواج
۴۷	شمبیو مذکور
۴۸ تا ۵۱	رجبوا ولد بھردواج
۵۲ تا ۷۵	بھردواج مذکور
منڈل ۷	
۱ تا ۱۰۴	وششٹ
منڈل ۸	
۱ تا ۳	میدھاتی
۴ تا ۱۵	لپسران کنو

یہاں سے لیکر آخر تک ایک ہی خاندان کے مصنّفین کی تصنیف و تالیف ہے

سام وید

تعریف سام وید

کوئی نئی اور مستقل کتاب نہیں ہے بلکہ رگوید کا انتخاب ہے۔ لہٰذا جو لوگ رگوید کے مصنف ہیں وہ اس کتاب کے بھی مصنف ہیں۔ یہ دیانند مت والوں کی فاش غلطی ہے جو وہ اس کو جُدا وید تصور کرتے ہیں۔ اگر مروجہ سام وید کے علاوہ کوئی اور سام وید ہو تو پیش کریں اور اس کتاب کی پانچ جلدیں انعام لیں۔ اگر تیار ہو تو مقابلہ پر آئیں تا کہ امتحان

ہو جائے۔

> اپنی جگہ پہ سب کو ہے دعویٔ مردمی
> میدانِ کارزار میں ٹھہرے تو مرد ہے

سام وید۔ کے لغوی معنے ہیں گانے کی چیز۔ چونکہ یہ وید صرف گانے کے لئے مخصوص ہے لہٰذا اس کو سام وید کہتے ہیں +

یجر وید

تعریفِ یجر وید

اس وید میں تمام یگیوں (قربانیوں) کے طریق اور ان کے من مانے اور وہمی فلسفی فوائد کا ذکر ہے۔ یجہ کے معنی ہیں دیو پوجا (دیوؤں کی پوجا کرنا) سنگتی کرن (مل کے بیٹھنا) ودان (خیرات کرنا) اِس لحاظ سے یجر وید کے معنی ہوئے یجہ والا وید۔ چونکہ یجہ میں تینوں چیزیں ہوتی ہیں اس لیے ان تینوں چیزوں کے رہبر ہونے کی حیثیت سے یجر وید کہلاتا ہے۔ اور یہ لفظ یجہ اسم جامد ژندی زبان کا لفظ ہے۔ اس کو فارسی والے یزش کہتے ہیں۔

"نمو ایرینہ ویجہ" یعنے نمستے ایران کو اور نمستے یجہ کو (دیکھو اور نردیشت آیت ۵۸) +

سنسکرت والے اس کو یا اور جیم دونو سے لکھتے ہیں۔ (دیکھو گوہ یجہ) اور یہ لفظ بکاف فارسی (گ) بھی ژند میں موجود ہے دیکھو خورشید نیائش ۷، ۸۔ "ہومہ یو گوہ" (ہوم اور یجہ) دمہر نیائش آیت ۱۰۷۔ و

ماہ نیسائش آیت ۱۰۹ -

یگ پارسی لفظ ہے

غرض کہ یگوہ کہو یا یگ - جوگوہ کہو یا جگ - سب کے معنی ہیں ہوم کرنا - اور ہوم کی جگہ آتش پرستی و آتشکدہ ہے - اور جہاں آتش پرستی ہوتی ہے وہاں دیووں کی پوجا - مجمع اور خیرات بھی کچھ نہ کچھ ہوتی ہیں - چونکہ یہ کتاب ان امور کی رہبر سمجھی جاتی ہے لہٰذا اِس کا نام یجہ وید - یوگو وید یا یجر وید ہوُا - یہ بھی ایک شخص کا لکھا ہوُا نہیں ہے - رگوید کی طرح اس کے بھی بکثرت مصنف ہیں - فہرست ذیل ملاحظہ ہو -

فہرستِ مصنّفینِ یجروید

منتر	مصنف	منتر	مصنف
ادھیائے ۲		۶ و ۸	کدور
۱ تا ۲۰	پرمیشٹی	۱۱-۵۱ و ۵۲	گوتم
۲۱ تا ۳۴	دام دیو	۱۲	دروپ
ادھیائے ۳		۱۴	دیودات
۱	انگرا	۱۵-۳۶ و ۳۷	دام دیو
۲	سوشرت	۱۶ و ۱۹	وتسار
۳ و ۱۳	بھردواج	۲۰ و ۲۱	یاگوملہ
۴-۵-۹-۱۰ ۴۴ و ۴۵	پرجاپتی	۲۲-۲۴ و ۳۴	مدھوچھندا ولد بشوامتر

منتر	مصنف
۲۵ و ۲۶	سوبندھو
۲۷	شرت بندھو
۳۰-۳۳	سپت گھرت ولد رونی
۲۸-۵۲	پربندھو
۲۹	میدھاتی
۳۵	وشوا منتر
۳۸ تا ۴۱	آتری
۲۴	شمیو
۴۳	شمیو برہسپت
۴۶ و ۴۷	اگست
۴۸-۴۹-۵۰	ارن وابہہ
۵۳ و ۵۹	بندھو
۶۰ و ۶۱	وسشٹ
۶۲ و ۶۳	نارائن
ادھیائے ۴	
۱ تا ۷	پرجاپتی
۸	آتری
۱۶ تا ۳۶	وتس
۳۷	گوتم
.	.
ادھیائے ۵	
۱ تا ۱۴	گوتم
۱۵	میدھاتی
۱۶ و ۱۷	وسشٹ
۱۸ و ۱۹	اتنھ ویرگھتا
۳۰ تا ۳۵	مدھوچھندا
۳۶ تا ۴۲	اگست
ادھیائے ۶	
۱	اگست
۲	شاکل
۳-۶-۸-۹ ۱۷ تا ۳۳	ویرگھتا
۲۹-۳۰ تا ۳۵	مدھوچھندا
۳۶ و ۳۷	گوتم
۴ و ۵ و ۷ و ۱۰ تا ۱۶ و ۲۴ تا ۲۸	میدھاتی
ادھیائے ۷	
۱ تا ۶	گوتم
۷	وسشٹ
۳ و ۸	مدھوچھندا

منتر	مصنف
۹ و ۳۴	گرتسمد
۱۰	ترسدسیو
۱۱	میدھاتی
۱۲ تا ۲۳	وتسار کاشپ
۲۴ و ۲۵ و ۳۹	بھردواج
۲۶ تا ۳۰	ویرشروا
۳۱ و ۳۵ تا ۳۸	وشوامتر
۳۲	ترشوک
۴۰	وتس
۴۱	پرسکنو
۴۲	کتس
۴۳ تا ۴۸	انگرا

ادھیائے ۸

منتر	مصنف
۱ تا ۳	انگرا
۴ و ۵	کتس
۶ تا ۱۴	بھردواج
۱۵ تا ۳۰	آتری
۳۱-۳۳ و ۳۵	گوتم
۳۲	میدھاتی
۳۴	مدھوچھندا

منتر	مصنف
۳۶ تا ۳۷	دوسواں
۳۸ و ۳۹	دئی مکھاں
۴۰ و ۴۱	پرسکنو
۴۲ و ۴۳	کوسرو ومد
۴۴ تا ۴۷	شاس
۴۸ تا ۵۳	دیوا
۵۴ تا ۶۲	وسشٹ
۶۳	کشپ

ادھیائے ۹

منتر	مصنف
۱ تا ۱۳	اندر کا برہسپت
۱۴	ووکھناوا
۱۶ و ۱۸ تا ۲۵	وسشٹ
۱۷	نابھاوشٹ
۲۴ تا ۳۴	تاپس
۳۵ و ۳۶	ودان
۳۷ تا ۴۰	دیوودات

ادھیائے ۱۰

منتر	مصنف
۱ تا ۱۷	ورن
۱۸ تا ۲۳	دیوودات
۲۴ تا ۲۶	دام دیو

منتر	مصنف
۲۷ تا ۳۴	شنہ شیپ
ادھیائے ۱۱	
۱ تا ۱۱	پرجاپتی
۱۲	نابھاوشٹ
۱۳	کوسری
۱۴ و ۱۵ و ۱۶	شنہ شیپ
۱۷	پرودھا
۱۸ تا ۲۲	میوبھور
۲۳ و ۲۴-۲۷ تا ۳۱ و ۳۶	گرتسمد
۲۵	سومک
۲۶	پالیو
۳۷	پرسکنو
۳۵	دیودات
۳۸ تا ۴۰ و ۵۰ تا ۶۱	سندھودیپ
۴۱	وشومنا
۴۲	کنو
۴۳ تا ۴۸	ترت
۴۹	اتکیل

منتر	مصنف
۳۵	دیوشروا کا دیودات
۲۲ تا ۶۶	وشوامتر
۶۷ تا ۶۹	آتری
۷۰	سوماہوتی
۷۱	وروپ
۷۲	داردنی
۷۳ و ۷۴	جمدگنی
۷۵ تا ۸۰	نابھانیندر
ادھیائے ۱۲	
۱ و ۶ و ۱۰ و ۱۸ تا ۲۹ و ۳۳ و ۴۰ و ۴۱	وتس پری
۵۲ تا ۵۵	شیاواشو
۲	کتس
۱۱	دھرو
۱۲	شنہ شیپ
۱۳ و ۱۷	ترت
۳۰	درو پاکش
۳۱ و ۳۲	تاپس
۳۴ و ۳۵	وششٹ

منتر	مصنف
۳۶ تا ۳۹ و ۱۱۶	دروپ
۴۲	دیرگھتما
۴۳ تا ۴۶	سوماہوتی
۴۷ تا ۵۴	وشوامتر
۵۵	پری میدھا
۵۶	سوت چیتری
۵۷ تا ۶۵	مدھوچھندا
۶۶ تا ۶۸	وشو وسور
۶۹ تا ۷۴	کمارہارت
۷۶ تا ۹۰ و ۹۷	بھنشک
۹۱ تا ۱۰۰	ورن
۱۰۱ تا ۱۱۱	ہرن گربھ
۱۰۲ تا ۱۰۵	پادا کاگنی
۱۱۲ تا ۱۱۴	گوتم
۱۱۵	وتسار
۱۱۷	پرجاپتی
ادھیائے ۱۳	
۱ تا ۳	وتسار
۴ تا ۸	ہرن گربھ
۹ تا ۱۴	دام دیو

منتر	مصنف
۱۵ تا ۱۹	ترشرا
۲۰ و ۲۱	اگنی
۲۲ تا ۲۵	اندراگنی
۲۶	سوتا
۵۲ تا ۵۸	اشانا
ادھیائے ۱۴	
۱ تا ۶	اشانا
۷ تا ۱۲	وشوبیدیو
ادھیائے ۱۵	
۱ تا ۵۸	پرمیشٹی
۵۹	وشوامتر
۶۰	سوت چیتر
۶۱	پری میدھا
۶۲ و ۶۳	وسشٹ
۶۴	مدھوچھندا
ادھیائے ۱۶	
۱ تا ۴ و ۴۰ تا ۴۷ و ۴۹ تا ۶۶	پرمیشٹی
۵ تا ۱۴	پرجاپتی
۱۵ تا ۳۹ و ۴۸	کتس

منتر	مصنف
ادھیائے ۱۷	
۱ تا ۷	میدھاتی
۸ و ۹	وشوبدیو
۱۰ و ۱۶	بھردواج
۱۱ تا ۱۵	لوپا مدار
۱۷ تا ۲۲ و ۲۵ تا ۳۳	وشوکرما
۲۳ و ۲۴	شاس
۳۴ تا ۵۳ و ۵۵	پرترتھ
۵۴	تاپس
۵۶	سوت چینر
۶۲ تا ۷۴	دو دھوت
۷۵ تا ۸۸	گرتسمد
۷۶ تا ۷۸	وسشٹ
۷۹ تا ۸۷	سپت شرا
۸۹ تا ۹۹	دام دلیو
ادھیائے ۱۸	
۱ تا ۲۹	دلیوا
۳۰	برہسپتی
۳۱ تا ۴۶ و ۴۸	لوشودہانک
۴۷	اندراگنی

منتر	مصنف
۵۰ تا ۵۵	شنہ شیپ
۵۶ و ۵۷	گالو
۵۸ تا ۶۰ و ۶۳ تا ۶۵	وشوکرما
۶۱ و ۶۲ و ۷۷	پرمیشٹھی
۶۶ و ۷۶	دیوشروا
۶۸ و ۶۹	وشوامتر
۷۰	شاس
۷۱ و ۷۲	جی
۷۳	کتس
۷۴	بھردواج
۷۵	آتکیل
ادھیائے ۱۹	
۱	پرجاپتی
۲	بھردواج
۳ تا ۵ و ۷ تا ۱۰	آبھوتی
۶	گاگشی
۱۱	ہیم راج
۳۸ تا ۴۴ و ۸۰ تا ۹۴	پرجاپتی

منتر	مصنف
۳۹ تا ۷۱	شنکہ
۷۲ تا ۷۹	اشواسرستی
ادھیائے ۲۰	
۱ تا ۱۷ و ۲۰ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۸ و ۳۱ و ۳۴ و ۳۵	پرجاپتی
۱۸	ارنی وابھ
۱۹	ویرگھتا
۲۱	پرسکنو
۲۴ تا ۲۶	اشوتراشو
۲۹	وشوامتر
۳۰	نرمید ھ پرش
۳۲	کونڈزی
۳۳	دانی
۳۶ تا ۴۷	انگرا
۴۷ تا ۴۹	دام دیو
۵۰	گوگ
۵۴	وسشٹ
۵۵ تا ۸۰	ددربہی
۸۱ تا ۸۳	گرتسمد
۸۴ تا ۹۰	مدھوچھندا
ادھیائے ۲۱	
۱ و ۲	شونہ شیپ
۳ تا ۵	دام دیو
۱۰ و ۱۱ و ۲۶	آتری
۶ و ۷	گیلان
۹	وسشٹ
۱۲ تا ۲۵ و ۲۷ تا ۶۱	سوست آتری
۸	وشوامتر
ادھیائے ۲۲	
۱ و ۳ تا ۸ و ۱۱ تا ۱۴ و ۱۶ تا ۱۹ و ۲۰ و ۲۲ تا ۳۴	پرجاپتی
۲	یجہ پُرش
۹	وشوامتر
۱۰	میدھاتی
۱۵	سوتمبر
۱۷	وشوروپ

منتر	مصنف
۱۸	ارن نرنسدسیو
۲۱	موست آتری
ادھیائے ۲۳ و ۲۴	
کامل ہر دو باب	پرجاپتی
ادھیائے ۲۵	
۱ تا ۱۶	پرجاپتی
۱۷ تا ۴۸	گوتم
ادھیائے ۲۶	
۱	یاگولک
۲	یوگاکشی
۳ و ۴	گرتسمد
۴ و ۵	دمیالسٹی
۶	پداوراکشی
۷ تا ۹	گنتس
۱۱ و ۱۲	گوتم
۱۰	وسشٹ
۱۳ و ۱۴	بھردواج
۱۵	دنتس
۱۶ تا ۱۸	ہی یو
۱۹	منگل

منتر	مصنف
۲۰ تا ۲۳	میدھاتی
۲۵ و ۲۶	مدھوچھندا
ادھیائے ۲۷	
۱ تا ۷ و ۱۰ تا ۲۰	اگنی
۸ و ۹ و ۲۱ و ۲۲	پرجاپتی
۲۳ و ۲۴ و ۲۷ و ۲۸ و ۳۵	وسشٹ
۲۵ و ۲۶	ہرن گربھ
۲۹ و ۳۲ و ۳۳	گرتسمد
۳۰	پرومیڑھ
۳۱	جمیڑھ
۳۴	انگرا
۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۴۴ و ۴۵	شیو
۳۹ تا ۴۱	دام دیو
۴۳	بھارگو
ادھیائے ۲۸	
۱ تا ۶	دام دیو
۷	بردگتھا گوتم
۸	بردگتھا دام دیو

منتر	مصنف
۹ تا ۱۱	پرجاپتی
۱۲ تا ۲۳	رشوناد
۲۴ تا ۴۲	سرسوتی
ادھیائے ۲۹	
۱ تا ۱۱	برُوگھتا وام دیو
۱۲ تا ۳۶	بھارگو جمداگنی
۳۷	مدھوچھندا
۳۸ تا ۴۶	بھردواج
ادھیائے ۳۰ و ۳۱	
ہر دو ادھیائے	نارائن
ادھیائے ۳۲	
۱ تا ۱۲	سیمبو برہم
۱۳ تا ۱۵	میدھا کام
۱۶	شری کام
ادھیائے ۳۳	
۱	وتس
۷و۸و۲۳و۲۶و۶۰	وشوامتر
۹و۱۳و۶۱و	
	بھردواج
۶۹ و ۸۴	
۲ و ۱۴	وشوروپ

منتر	مصنف
۳	گوتم
۵و۶و۲۹و	
۳۷و۳۸و۴۲و۴۴	گُتس
و ۶۸	
۱۰و۵۴و۴۶و	
و۸۱ تا ۸۳	میدھاتی
و ۹۷	
۱۱	پراشر
۱۲و۶۳و۷۵	وشوامترا
۱۴و۱۸و۲۰	
و۲۴و۷۰و۷۱	وسشٹ
و۷۶و۷۸	
۱۵و۱۳ تا ۳۳	
	پرسکنو
و ۳۶	
۱۶	گوتم
۱۷	لوشو دہاناک
۱۹	پرو یبڑھا جمیڑھا
۲۱	سونیتی
۲۳	سوجیک
۲۴	ترشوک

منتر	مصنف
۵۵و۵۶تا۵۸	مدھوچھندا
۲۷و۳۴و ۷۸و۸۹	اگست
۲۸و۶۴	گوری وتی
۳۰	وبھراڑہ
۳۵	شرت گکش
۳۹و۴۰و ۸۵و۸۷	جمدگنی
۱۴و۶۶و ۶۷و۹۵و۹۶	ترمیدھ
۴۳	ہرنسپت
۴۷	بکتید
۴۸	پرتی چھتری
۴۹	ونسار
۵۰	پرکارتھ
۵۱	گوام
۵۲	لش
۵۳و۷۷و۹۳	سہوتر
۵۴و۵۶	دام دلیو
۵۵	ری جشو

منتر	مصنف
۵۹	کوشک
۶۲	دیول
۷۳	وکش
۷۴	پرجاپتی
۸۰	برہدو
۸۶	تاپس
۸۹	کنو
۹۰	ترت
۹۱و۹۴	منو
۹۲	میدھ

ادھیائے ۴۳

منتر	مصنف
۱تا۶	شوسنکلپ
۷تا۹و۴۸	اگست
۱۰و۱۱و۵۸	گرتسمد
۱۲و۱۳و۲۴ تا۲۷و۳۱و۴۷	برنسپت انگرا
۱۴و۱۵و۱۸ و۱۹	دیوشرودلیودانی
۱۶و۱۷	نودھا
۲۰تا۲۳و۳۳	گوتم

منتر	مصنف
۲۸	پرسکنو
۲۹ و ۳۰ و ۳۲	کنتش
۳۴ تا ۴۰	وسشٹ
۴۱	سہوتر
۴۲ و ۵۳	ری جو
۴۳ و ۴۴	میدھاتی
۴۵	بھردواج
۴۶	دہو
۴۹	پرجاپتی
۵۰ تا ۵۲	وکش
۵۴	کورم گرتسمد
۵۵ و ۵۶	کنو

ادھیائے ۳۵

منتر	مصنف
۱ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۲ تا ۱۴ و ۱۶ و ۲۰ و ۲۲	اَدیتہ دیوا
۵ و ۷	سنشک
۱۰	سوجیک
۱۱	شنہ شیپ
۱۷	دی کہاں

منتر	مصنف
۱۸	بھردواج شرم بٹ
۱۹	دمن
۲۱	میدھاتی

ادھیائے ۳۶

منتر	مصنف
۱ و ۲ و ۷ تا ۱۲ و ۱۷ تا ۱۹ و ۲۱ تا ۲۴	دوہنا
۳	وشوامتر
۴ تا ۶	وام دیو
۱۳	میدھاتی
۱۴ و ۱۶	سندھودیپ
۲۰	لوپامدرا

ادھیائے ۳۷

منتر	مصنف
۱ و ۳ تا ۶ و ۸ تا ۱۶ و ۱۸	دوہنا
۲	شیاواشو
۱۷	وریگھتا
۱۹ تا ۲۱	اتھرون
۷	کنو

منتر	مصنف	منتر	مصنف
ادھیائے ۳۸		ادھیائے ۴۰	
ا تا ۴	اتھروَن		الپش اُپ نشد ھ ہے جو وید میں شامل کیا گیا ہے +
۵ تا ۲۸ و ۳۹ و ۴۰	دیرگھتما		
ادھیائے ۳۹			
شروع سے آخر تک	دیرگھتما		

اتھروَوید

اتھروید کی تعریف

یجروید اور رگوید کی طرح یہ بھی مختلف مصنّفین کی تصنیف ہے۔ اکثر ہندو لوگ اس کو وید نہیں مانتے کیونکہ اس کے مضامین بے انتہا فحش اور پایۂ تہذیب سے گرے ہوئے ہیں۔

مضامین اتھروید

اس کے مضامین میں اعلیٰ یہ ہیں۔ جادو۔ ٹُونا۔ تسخیر۔ اہلاک۔ قماربازی اور بعض تو ایسے گندے ہیں کہ جن کو ترجمہ کرتے ہوئے حیا مانع ہوتی ہے۔ باعتبار مضامین اس کو ستیارتھ پرکاش کا دیباچہ سمجھنا چاہیے +

بابِ چہارم

ویدوں کی اندرونی حالت

کئی رنگ

پس سطور بالا سے ظاہر ہے کہ وید خدا کا کلام تو کیا ایک مہذّب شخص کا بھی کلام نہیں ہو سکتا۔ یہ کثیر التعداد مرد اور عورتوں کے اکثر طفلانہ و بعض جگہ ناشائستہ خیالات کا مجموعہ ہیں جو مختلف طبیعتوں کے تھے۔ جس کے جو جی میں آیا کہ ڈالا۔ نہ شرم کا لحاظ نہ خدا کا ڈر۔ اگر کسی نے اپنی معشوقہ کا گیت گایا تو دوسرے نے.... کرنے کا طریقہ بتلایا۔ اگر کسی نے شادی۔ بیاہ کا ذکر کیا تو دوسرے نے نیوگ کا بیان کیا۔ غرضیکہ تمام ویدوں کی یہی ناگفتہ بہ کیفیت ہے۔ یہ خوبیاں صرف ویدوں کے مضامین تک محدود نہیں بلکہ ویدوں کی عبارت میں بھی ان سے بدتر خرابیاں موجود ہیں جن کے ذمہ وار بیاس جی مہاراج ہیں۔

ویدوں کی تالیف میں بے ترتیبی

(۱) بیاس جی کی پہلی عنایت ویدوں پہ یہ ہوئی کہ ہر ایک مصنّف کے کلام کو جُدا جُدا باترتیب جمع نہیں کیا۔ مثلاً اگر ایک ہی باب میں ایک ہی شخص کے ۵ و ۶ اشعار ہیں تو وہ سب الگ الگ ہیں۔ اگر یہ سب ایک جگہ جمع کئے جاتے تو علاوہ حُسنِ ترتیب کے ان کے خیالات کا اندازہ کرنے میں دِقّت نہ ہوتی۔

(۲) عروضی وزن کے اعتبار سے بھی یہی ابتری موجود ہے۔ ہموزن اشعار ایک جگہ جمع نہیں کئے گئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ بیاس جی کو ویدوں سے کیا عداوت تھی جو اس بدعنوانی کے ساتھ ان کو یہ ترتیب دی۔ بہر حال دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔

ویدک اصطلاحات

(۱) منتر۔ چُپ چُپ کہنا۔ تنہائی میں کہنا۔ منتر۔ جادو۔ ٹونا۔ یہ لفظ دراصل من در مقلوب "درمن" فارسی لفظ ہے۔ اس سے فائدہ تسخیر دیوتا وغیرہ و مقہوریٔ اعدا ہے۔

(۲) رچا۔ وید کی آیت کا نام ہے۔ اس کے معنی ہیں بامبالغہ تعریف لہٰذا ویدوں میں مبالغہ آمیز تعریفیں بھری پڑی ہیں۔

(۳) ورگ۔ طالب علموں کی جماعت سے مراد لیتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ دراصل یہ فارسی لفظ برگ ہے۔ بے واو سے بدل گیا۔ قدیم ایام میں کاغذ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ پتوں پر لکھا کرتے تھے۔ اس مناسبت سے یہ نام دیا گیا۔ ویدک اصطلاح میں ۴ یا ۵ منتروں کو ورگ کہتے ہیں۔

(۴) اَدھیاء۔ سبق۔ جتنے برگ پڑھکر یاد کر سکتے تھے اس قدر کو ادھیا بمعنی سبق کہتے تھے۔ وید کی اصطلاح میں کئی برگ کا ادھیاء ہوتا ہے۔

(۵) اشٹک۔ یہ لفظ فارسی ہشتک کا بگاڑ ہے۔ ہشتک کے معنی ہیں وہ جس میں آٹھ جویں ہو۔ یہی وجہ ہے کہ وید کی اصطلاح

میں آٹھ ادھیائے کو ایک اشٹک کہتے ہیں۔ رگوید آٹھ اشٹک پر شامل ہے۔

(۶) سوکت۔ فارسی لفظ "سوخت" کا بگاڑ ہے۔ دیووں کے لئے نذرانہ یا سوختنی آگ میں ڈالنے کے وقت جو کلام پڑھا جاتا تھا اُس کو سوکت کہتے تھے۔ اُس کو سوغات کا نعم البدل سمجھنا چاہیئے۔ ویدک اصطلاح میں کئی رچاؤں کو سوکت کہتے ہیں۔

(۷) انوواک۔ فارسی لفظ بانگ کی ابتری ہے۔ جس کے معنی ہیں "نئی آواز"۔ جہاں سے نیا مضمون شروع ہوتا ہے اس کو نوبانگ کہتے ہیں۔ ویدک اصطلاح میں کئی سوکت کا ایک انوواک ہوتا ہے۔

(۸) منڈل۔ فارسی لفظ مندل بمعنی حلقہ و دائرۂ سحر خواناں و جادوگراں ہے۔ جادوگر اور ساحر جادو پڑھتے وقت اپنی حفاظت کی غرض سے اپنے گرداگرد ایک دائرہ کھینچ لیتے ہیں جس کو وہ منڈل کہتے ہیں۔ شروع میں وید پڑھتے وقت لوگ ایسا ہی کیا کرتے تھے لہٰذا اِس کو منڈل کہا گیا۔ وَیدک اصطلاح میں کئی انوواک کا ایک منڈل ہوتا ہے۔ اور ۱۰ منڈل کا رگوید ہے۔

(۹) پُستک۔ پوستک فارسی لفظ کا مخفف ہے جس کے معنی کھال کے ہیں۔ اس میں کاف نسبتی ہے۔ جتنے پتوں اور برگوں کی گڈیاں ایک کھال میں سما سکتی تھیں اُس کو پستک کہتے

تھے۔ مزاولتِ زبان کی وجہ سے پُستک کے معنی لبستہ کے معنی میں تبدیل ہو گئے۔ قدیم زمانہ میں چمڑے پر لکھا کرتے تھے اس لئے کتاب کو پُستک کہتے ہیں۔

ایک وقت وہ تھا کہ ویدک رشی حیوان کو ذبح کر کے گوشت کو نوش فرماتے اور اُس کی کھال پر "وید مقدس" کو نوشتہ کرتے تھے۔ اب ایک وقت یہ ہے کہ آریا گوشت سے نفرت اور کھال سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔ گذشتہ را صلوٰۃ وآئندہ را احتیاط۔

ویدوں کی زبان

سنسکرت ہے۔ جس کا مخرج ژندی زبان یعنی فارسی ہے۔ اس کا تلفّظ بغایت کریہ ہے۔ سننے والوں کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص گھڑے میں کنکریاں ڈال کر کھڑکھڑا رہا ہے۔ ایک تو ویدوں کی بے ترتیبی اور مضامین کی قباحت اور اس پر زبان کی درشتی سونے پر سہاگے کا کام دیتی ہے۔ خدا کا غضب ہے کہ اس کی نسبت اُمُّ الاَلسنہ ہونے کا دعوٰی کیا جاتا ہے۔ اُمُّ الاَلسنہ ہونا تو ڈھکوسلا ڈھونگ ہے مگر اُمّ الآریا ہونے میں شک نہیں۔

مسلمانوں کی زبان اور ویدک زبان

ممکن ہے کہ کسی زمانے میں جبکہ ہندوستان پر چاروں طرف سے بُت پرستی وجہالت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا اور جبکہ تہذیب اور شائستگی کے نام سے بھی لوگ واقف نہ تھے ایسے وقت میں اُن نیم

انسانوں کے درمیان سنسکرت کا رواج ہو۔ لیکن اِس علمی دَور اور عرفان کے زمانے میں اِس کرۂ زمین پر نہ کسی شہر میں اس کا رواج ہے اور نہ کوئی تعلیم یافتہ اس سے اپنی زبان آلودہ کرنا چاہتا ہے معلوم نہیں کہ پرمیشور اس قدر کیوں غافل ہے؟ کیا وہ اپنی زبان ہی کھو بیٹھا ہے؟

ہماری دانست میں مسلمان پرمیشور سے گوئے سبقت لے گئے ہیں۔ وہ جہاں جاتے ہیں کم از کم اپنی زبان بطور یادگار چھوڑ آتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت مروّجہ فارسی اور اُردو زبان جسے آریا صاحبان کھچڑی کہتے ہیں ان کی عظمتِ وقار کی دو بڑی زبردست یادگاریں ہیں جو ہر کسی کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے کہ اگرچہ وہ خود نہیں ہیں تاہم اُن کی زبان تو ہے جو آریوں کے کانوں میں وقت بیوقت جھنجنی پیدا کردیتی ہے۔ مگر ویدک پرمیشور میں یہ تاب بھی نہیں کہ اگر اس سے اور کچھ نہیں ہوسکتا تھا کم از کم اپنی زبان کی حفاظت تو کرے ملیچھوں کو تو یہ کہنے کا موقع نہ ملتا کہ ویدوں کا خدا بے زبان ہے۔ اور اگر بازبان تھا۔ تو اب تو ضرور ہی بے زبان ہوچکا ہے۔ کسی شاعر نے اردو اور سنسکرت کی نسبت کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ

؎ یہ زبانِ بے دَہن ہے وہ دہانِ بے زبان ہے

وَیدوں کو کسی نے سمجھا بھی ہے یا نہیں؟

سب سے اوّل ویدوں کے سمجھنے کے حقدار وہی اشخاص ہوسکتے

ہیں جن پر وید نازل ہوئے تھے۔ لہٰذا ہم اوّل ملہمان وید ہی کو لیتے ہیں کہ یہ بھی ویدوں کو سمجھتے تھے یا نہیں؟ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ خود وہ جن پر ویدوں کا نزول ہوا تھا انہوں نے بھی نہیں سمجھا تو یہ بات لازمی طور سے ثابت ہو جائیگی کہ ویدوں کو نہ کسی نے کبھی سمجھا ہے اور نہ کوئی سمجھ سکتا ہے۔

ملہمانِ وید سنسکرت نہ جانتے تھے

کسی کتاب کو سمجھنے کے لئے پہلے اُس کی زبان کا سیکھنا ضروری اور لازمی ہے۔ جب تک زبان حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک کتاب کو سمجھنا محال ہے۔ چونکہ ویدوں کی زبان سنسکرت ہے اور ملہمان وید اس زبان سے محض کورے تھے اب کس طرح ممکن ہے کہ وہ ویدوں کو سمجھتے تھے؟ لہٰذا دیانندجی نے یہ مہمل عذر گھڑ لیا کہ

"دھرم آتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنی جاننے کی خواہش سے توجہ کو یک سُو کر کے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) کے اندر قائم ہوئے تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتر کے معنے بتلائے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۶۸ سوال ۷۵)۔

الہامِ وید پر اعتراضات

یعنی وید چونکہ سنسکرت میں نازل ہوئے تھے اور ملہمانِ وید اگنی۔ وایو وغیرہ سنسکرت زبان نہیں جانتے تھے لہٰذا اس طریقہ سے وہ وید کے معنی دریافت کرتے تھے مگر ہم دیانندجی سے یہ پوچھتے ہیں کہ

(۱) ایسے الہام سے کیا فائدہ جس کو کوئی نہ سمجھ سکے؟
(۲) اس طریقہ الہام سے پرمیشور کی شان اور اس کی عنایت پر بدنما داغ لگتا ہے کہ بغیر سمجھے بوجھے الہام تو کر ہی دیا مگر یہ نہیں چاہتا کہ ملہم اشخاص باثباتِ عقل و حواس اس کو سمجھ بھی جائیں۔
(۳) مُلہمان وید بصد محنت و مشقت مراقبہ کر کے سوال کرتے ہیں تو بصد مشکل محض اُسی قدر بتا دیتا ہے جتنا کہ ان کا "مطلوب" ہوتا ہے۔
(۴) اور اگر شومئے قسمت سے ان کو اس وقت کوئی بات یاد نہ رہی تو خدا کی بلا سے۔ وہ الہام کی مشکلات میں سڑتا رہیگا۔
(۵) اور پھر اِس کا کیا ثبوت کہ جو کچھ اُنہوں نے دیکھا یا سیکھا وہ اُن کو یاد بھی رہتا تھا؟ کیونکہ اُس عالمِ محویّت میں نہ عقل درست رہتی ہے اور نہ حواس۔
(۶) اور کیا یہ ممکن نہیں کہ جس کو وہ خدا کی طرف سے سمجھتے ہوں وہ اُنہی کے دماغ کا نتیجہ ہو۔ اور جو کچھ لشتم پشتم ان کی سمجھ میں آجائے وہ اُس کو مِن جانب اللہ تصور کرتے ہوں۔

ملہمانِ وید کی تبلیغِ وید پر اعتراضات

بالفرض محال اگر ہم ان محال باتوں کو تھوڑی دیر کے لئے مان بھی لیں تو اس پر بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر انہوں نے کچھ سمجھا بھی تو انہوں نے اوروں کو کیسے سمجھایا ہوگا؟ کیونکہ وہ تو بے زبان تھے اُس وقت اُن کی کوئی زبان نہ تھی چنانچہ اس کو آپ (دیانندجی) بھی تسلیم کرتے ہیں۔

"اگنی وغیرہ سنسکرت زبان نہیں جانتے تھے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۶۸۔سوال ۷۵)۔

ہاں اگر گونگوں کی طرح اشاروں سے کام لیتے ہوں تو یہ اور بات ہے ہم کہتے ہیں کہ اس کی کیا دلیل ؟ کہ انہوں نے من ابتدا اِلٰی انتہا ویدوں کا کامل علم حاصل کرلیا تھا۔ کیا یہ قرینِ قیاس نہیں کہ وید کے کسی حصّہ کا علم دریافت کرنے کی نوبت ہی نہ آئی ہو؟ اور خود دریافت کنندہ داعیِ اجل کا لقمہ ہو کر اُس کا خاتمہ کر گیا ہو۔

غرضیکہ ویدوں کے نہ سمجھنے کا یہ ایک بیّن ثبوت ہے۔ ورنہ خدا کو کیا ضرورت پڑی تھی ؟ جو اپنے الہام کو ایک ایسی زبان میں جس کو فردِ واحد بھی نہ سمجھ سکتا تھا نازل کرکے خود پیدا شدہ رشی اور منی لوگوں کو تکلیف دیتا رہا۔ اور سمادھی کی دقّت میں ان کو ڈال رکھا۔

صرف منو مہاراج نے ویدوں کو سمجھا اور بس

ہمارے دعوٰی کی تائید منوسمرتی سے ہوتی ہے کہ

(۱) "منوجی بخاطر جمع بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس بڑے بڑے رشی لوگ آئے۔ ادب آداب کے بعد یہ بات کہی کہ

(۲) ہے بھگوان۔ سب ورنوں اور ورن سنکروں کا دھرم ٹھیک ٹھیک ہم سے کہئے کیونکہ

(۳) اے پربھو۔ خیال سے باہر اور لامحدود اور قدیم وید میں بیان کئے ہوئے جو بہت طرح کے کرم ہیں ان کے اصل مطلب کے جاننے والے ایک آپ ہی ہیں" (منو $\frac{1}{۱تا۳}$)۔

اب اس شلوک سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔
(۱) "اگر سمادھی سے ویدوں کے مطالب حل ہو جاتے تو بڑے بڑے رشی لوگ منو کے پاس ویدوں کے مطالب دریافت کرنے کی غرض سے نہ آتے بلکہ براہِ راست خدا ہی سے سب مطلوبہ مطالب دریافت کر لیتے۔ پس سمادھی کا طریقہ ایجاد بندہ اور پراگندہ دماغ کا شگوفہ ہے۔ جب دیانند جی نے دیکھا کہ اور کسی طریقہ سے دال نہیں گلتی۔ تو آپ نے یہ مضحکہ خیز طریقہ ویدوں کے مطلب دریافت کرنے کے لئے وضع کر کے رکھدیا۔
(۲) جبکہ چھوٹے چھوٹے نہیں بلکہ "بڑے بڑے رشی لوگ" بھی ویدوں کے مطلب کو نہ جانتے تھے تو ہم کس طرح مان سکتے ہیں کہ زمانۂ مابعد یا حال کے لوگوں نے ویدوں کے مطلب دریافت کر لئے؟
غرضیکہ وید ایسی کتاب ہی نہیں جو سمجھنے کے قابل ہو۔ نہ اس کے جاننے والے کبھی پیدا ہوئے ہیں اور نہ ہی آئندہ پیدا ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔ یہ وہ لفافہ ہے جو تاقیامت سربمُہر ہی رہیگا۔ حقیقت یہ ہے کہ
؎ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معمّا را

دیانند جی نے بھی ویدوں کو نہ سمجھا

اس کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ عیاں راچہ بیاں۔ سوائے چند ایسے لوگوں کے جو سنسکرت زبان سے

بالکل جاہل مطلق ہیں اور کسی نے ان کو کبھی اس عہدے کے قابل نہ سمجھا - دیانند کی سنسکرت دانی کی قلعی اچھی طرح اس وقت کھلی جب کہ آپ نے اپنا وید بھاشیہ گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں بدیں غرض ارسال کیا تھا کہ اُسے محکمۂ تعلیم کے کورس میں داخل کرلیا جائے (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا - دیباچہ مترجم) گورنمنٹ پنجاب نے اس پر سینٹ کی رائے طلب کی - اس پر چاروں طرف سے اعتراضات کی بوچھاڑ اور بھرمار نے دیانندجی کے ناک میں دم کرکے اس کی وید دانی کو طشت از بام کردیا - آخر کار دیانندجی اپنی خود پیدا کردہ ذلت وخفت پر نادم ہو کر چپ بیٹھ گئے اور آئندہ کبھی منہ تک نہ کھولا -

دیانندی چیلوں میں سنسکرت دانی کا قحط

اور دوسری جانب سے ان کے چند چیلے ان کی تصانیف کو نہ صرف "مانش گرنتھ" (معمولی انسانوں کی تصنیف) بلکہ "آرش گرنتھ" سمجھنے لگے - ہماری بلا سے ہم اُن کی خوش فہمیوں اور خوش گوئیوں کو تحسین ناشناس سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے - ہم ان سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ کس بنا پر تم نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کی تصانیف آرش گرنتھ ہیں؟ جب کہ تم میں سنسکرت دان تو درکنار - معمولی ہندی دان بھی نہیں ملتے - لکھا ہے کہ

"آریہ لوگ بھی زیادہ سنسکرت اور آریہ (ہندی) بھاشہ سے ناآشنا ہونے کے باعث مطالعہ سے محروم رہتے

ہیں۔ ۔ ۔ ہمارے خیال میں اس کتاب (رگوید آدی بھاشہ بھومکا مصنفہ دیانند) کو شاید ہی کسی نے اصل سنسکرت میں پڑھا ہوگا" (نہال سنگھ دیباچہ صہ ۵۲-۵۳)۔

مزید براں رادھا کشن مہتہ اپنے ترجمہ ستیارتھ پرکاش کے دیباچہ میں رقمطراز ہیں کہ

"تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ ہندی بھاشہ نہ جاننے کی وجہ سے پچانوے فیصدی ممبران آریا سماج سوامی جی کی تصنیفات کے فیض سے محروم ہیں" (صہ الف)۔

اب تمہارے گورو جی کا مقولہ تمہارے حق میں کیا ہی درست اُترتا ہے کہ

"لیکن جب کھشتری وغیرہ یجمان سنسکرت ودیا سے بالکل بے بہرہ ہوئے۔ تب ان کے سامنے جو جو گپ ہانکی وہ وہ بیچاروں نے سب مان لی" (ستیارتھ پرکاش صہ ۳۶۵)۔

اگر تم بیچارے سنسکرت سے ذرا بھی واقف ہوتے تو دیانند جی کی تقلید کر کے ان کی ہاں میں کبھی ہاں نہ ملاتے۔

حصّہ سوم

ویدوں کے کارنامے

اس حصّہ میں ویدوں کی ان کارروائیوں کا نمونہ بتانا چاہتے ہیں جن پر آریوں کو بڑا ناز ہے۔ اور یہ بات کہ کیا ان اعمال کے ہوتے ہوئے وید خدا کا کلام ہو سکتا ہے ناظرین کی رائے پر چھوڑتے ہیں۔

خدا کا جزُ

"اے منشیو اس جگدیشور کا یہ ظاہر غائب برہمانڈ مہتو ظاہر کرتا ہے۔ اس برہمانڈ سے یہ پورن پرماتما نہایت قابل تعریف اور بڑا ہے۔ اور اس ایشور کے سبب زمین وغیرہ چراچر جگت ایک جز ہیں۔ اس جگت بنانے والے کی تین حصہ ناشر ہت مہما اپنے منور سروپ میں ہے" (یجروید $\frac{31}{3}$)۔

یعنی خدا کے تین حصّے ناشرہت یعنی لافانی اور ایک حصہ فانی ہے۔ مگر ہم کیسے کہیں۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ جس کا ایک حصّہ فانی ہوگا اس کے باقی حصّے بھی فانی ہی ہونگے۔ پس آریوں کا خدا چند روزہ مہمان ہے۔

خدا کی نت نئی پیدائش

"اوپر کہا تین حصّوں والا پرش پرمیشور سب سے اُتم سنسار

سے الگ مکت سروپ نکلتا ہے۔ اس پرش کے ایک حصّہ سے اس جگت میں پھر پیدائش اور پرلے کا چکر ہوتا ہے۔ اس کے کھانے والے چیتن اور نہ کھانیوالے جڑ ان دونو کے مقابل سب جگہ ہوتا ہؤا خصوصیت سے منور ہوتا ہے"۔
(یجر وید ۳۱/۴)۔

اگر یہ سب موجودات خدا کا ایک حصّہ ہے تو سب خدا کے حصّے ہیں جس کی تردید خود ویدوں کے حامی سوامی دیانند نے کی ہے۔

خدا کے تانے بانے

"اے منشیو جس میں سب جگت ایک سہارے والا ہوتا۔ اور اس مخفی یا عقل میں قائم ست برمھ کو پنڈت وودان گیان کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس میں ہی یہ سب جگت پرلے کے وقت جمع ہو جاتا ہے۔ اور پیدائش کے وقت علیحدہ جسامت سے دیکھتا ہے۔ اور وہ طرح طرح سے بیاپت ہو پر جائیں تھوڑے کپڑے میں سوت اور بہت کپڑے میں سوت کی طرح اوت پروت ہو رہا ہے۔ وہی سب کی اپاسنا لائق ہے" (یجر وید ۳۲/۸)۔

مجھے اندیشہ ہے کہ پرمیشور اوت پروت میں پھنسکر یا تانے بانے میں اُلجھکر کہیں مر نہ جائے اور ویدک مت والوں کو ایک اور سفید روئی نصیب نہ ہو۔ خدا پرمیشور کو اس مصیبت سے رہائی بخشے۔ آمین۔ اس میں بھی ہمہ اوستی کی بدنما تعلیم ہے جس کی بطالت اظہر من الشمس ہے۔

خدا کی پیدائش

"اے منشیو۔ جیسے ہم لوگ سورج وغیرہ حرارت والی چیزیں جس کے اندر ہیں وہ پرماتما پیدا ہوئے بھوت اور جگت کا بلا امداد غیرے اکیلا جگت سے پہلے ہی پرورش کنندہ ہے اور سب کو روشنی دینے والا سب کے اندر اپنی قوتِ جاذبہ سے زمین اور روشنی کو اچھی طرح قائم رکھتا ہے۔ اور جگت کو بناتا یعنی جگت کے بنانے والے اس سکھ کرتا منو پرماتما کے لیے ہوم کرنے لائق چیز سے خدمت کا عمل کریں۔ ویسے ہی تم بھی خدمت کا عمل کرو" (۲۵/۱)۔

کون عقلمند شخص ہے جو کہ پیدا شدہ چیز کو جو کہ سورج وغیرہ کی گرمی سے پیدا ہوئی ہو خدا تسلیم کر سکتا ہے؟ پرمیشور کی پیدائش غالباً انہی دو آدیوں کے امتداد میں پیدا ہو گئی ہو گی جس کی یادگاری کے لئے آریوں نے ہون کنڈ بنایا ہے۔ اس حادث پرمیشور کو ہمارا دُور سے ہی سلام ہے۔ معلوم نہیں کہ کس منہ سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وید قدیم ہیں۔ جب وید کا خدا ہی قدامت سے محروم ہے تو وید کس شمار میں رہے؟

خدا کے بال بچے

"اے منشیو یہ سورج اتم گن والے زمین وغیرہ کے لئے اچھی طرح سے تپتا ہے جو زمین وغیرہ کے فائدے کے لئے

درمیان میں قائم کیا گیا ہے۔ اور جو زین وغیرہ سے پہلے پیدا ہوا ہے۔ اس خواہش کرانے والے پرمیشور کی اولاد کے برابر سورج سے اناج پیدا ہوتا ہے" (یجروید ۳۱/۲)۔

کیوں نہ ہو کہ خدا جس سورج سے خود پیدا ہوا اناج کا پیدا ہونا بعید نہیں۔ مگر غور طلب یہ امر ہے کہ خدا کی اولاد کیسی؟ کیا خدا کی بھی جورُوئیں ہیں؟ ہرگز نہیں۔

موٹی گدُا سے اندھے سانپ کو

"اے منشیو۔ تم مانگنے سے مضبوط کرنے والے کو موٹی گدُا سے اندھے سانپ کو اور گدُا اندری والے بڑے خطرناک سانپ کو۔ آنتوں سے جلوں کو۔ ٹونڈی کے نیچے حصہ سے انڈ کوشوں کو اور انڈ کوشوں سے گھوڑے کو اور اعضائے تناسل اور نطفہ سے اولاد کو۔ پت سے کھانے کو اور پیٹ کے حصّوں کو پاخانہ کے مقام سے اور طاقتوں سے ہمیشہ تعلیم حاصل کرو" (یجروید ۲۵/۷)۔

گوری عورتوں سے رعایت

"اے بزرگو۔ تم اس گرھست میں ہم گوری استریوں کے چھوٹے بچّوں اور داتا منش کو دھن دو" (یجروید ۱۹/۹۳)۔

ہم پُوچھتے ہیں کہ کالی عورت کا کیا قصور ہے اور کالی و گوری میں کیا فرق ہے؟

طریق عبادت

"اے منش.... جس نے برمنھ سمبت کا سردار سورج پیدا کیا ہے

اور جس نے لاج کھشتری کل بنایا ہے۔ اس کی ایا ؤں کی انگلی۔ دو جانگھ اور دو گھٹنے اور دو پرتشٹھا اور ایک ٹونڈی سے اوپر کے حصہ ان سترہ سے استت کرو۔ وغیرہ" (یجر وید ۱۴/۲۹)۔

ہم حیران ہیں کہ انگلیوں اور ٹونڈی (توند) سے خدا کی عبادت کس طرح پر ادا ہو سکتی ہے۔

ہجو کرنے والوں کو آگ میں جلانا

"اے سبھا اور سینا کے سوامی جو منش ہم دھرماتماؤں سے مخالفت کرے اور جو ہمارے ساتھ دشٹتا کرے اور جو ہماری ہجو کرے اور جو ہم کو ومبھ دکھلائے اور ہمارے ساتھ چھل کرے۔ ان سب کو آپ جلا کر بھسم کر دیجئے" (یجر وید ۱۱/۸۰)۔

یہ آریوں کے صبر و تحمل کا ایک ادنیٰ سا آئینہ ہے جس میں ان کے چہروں کا اتار چڑھاؤ بخوبی معلوم ہوتا ہے۔

غیر مذاہب والوں کو آگ میں ڈالنا

"اے پنچ دھاری سبھا سوامی۔ آپ راج دھرم میں ترقی کیجئے دھرماتما پرش کو سکھ دیجئے۔ اے سخت سزا دینے والے راج پرش دھرم برودھی (مذہب کے مخالف) دشمنوں کو ہمیشہ جلائیے۔ اے زبردست نجوان۔ ہمارے دشمنوں کے ابھارنے والے کو نیچ حالت میں کر خشک ایندھن کی طرح جلائیے" (یجر وید ۱۳/۱۲)۔

ویدوں پر اعتراض کرنے والوں کو تباہ کرنا

"اے ودوان پُرش۔ اے وگیان سے معمور سرشٹھوں کے رکھشک۔ آپ اُتم بانی سے اپدیش لیکر اس پشٹ کرتا اور زمین پر ہر وقت اُپدیش کرتا اور دھرم پر آروڑھ ودوان سے جھگڑے بکھیڑے (بحث مباحثہ و اعتراض سلطان) کے اسباب اکٹھے کرنے والوں کو جس طرح ممکن ہو تباہ اور برباد کیجئے" ($\frac{۱}{۱۵}$)۔

ویدک تہذیب

"پورش کا لنگ (مرد کا ذکر) استری کی یونی (اندام نہانی) میں گھسنے پر خصوصیت سے نطفہ چھوڑتا ہے مگر پیشاب اس سے علیحدہ چھوڑتا ہے۔ وہ نطفہ جھلی سے ڈھکا حمل کی شکل ہو کر پیدا ہوتا ہے اور پیدا ہونے پر اُس ڈھکن کو چھوڑ دیتا ہے اور بیرونی ہوا جو جھلی کو چھوڑتا ہے۔ وہی قسم قسم کی زندگی کے اسباب کی موجودات یعنی روح کے متعلق ذہن اور اُس رس کی برابر ناش رہت پرنکیش وغیرہ گیان کے اسباب آنکھ وغیرہ اعضاؤں سے ملتا ہے یعنی ان کو ترقی دیتا ہے" (یجر وید۔ دیارام ص ۸۸۳ $\frac{۱۹}{۷۶}$)۔

خلوت کا طریقہ

"اے خوشبو! اس قابل قبول بانی کی طرح عورت بہت خوشنما اعضاؤں سے ملے۔ سر کے مقابل سر اور منہ کے مقابل۔ پاک منہ کر۔ گرھست بیوہار میں دونو عورت مرد برتاؤ کریں اور مرض کے محافظ وید کے بچہ کا مرض

دُور کرنے کی طرح بننے کا اسباب مرد اعضائے تناسل کی قوت سے
مجامعت کرتا ہے تو اولاد پیدا کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے لہذا اس عمل کو
ٹھیک طور پر کرنا چاہئے" (یجروید ۱۹/۸۸)۔

اعضائے تناسل کو شُدّھ کرنا

اے شِشش (شاگرد)، میں طرح طرح کے شاستروں سے تیری بولنے
والی بانی کو شدھ یعنی دھرم کے مطابق کرتا ہوں۔ تیری دیکھنے والی آنکھ
کو شُدھ کرتا ہوں تیری نابھی (ناف) کو جس سے ناڑی باندھی جاتی ہے
تیرے پیشاب وغیرہ کرنے والے لنگ (اعضائے تناسل) کو پوتر کرتا ہوں
تیری رکھشا کرنے والی گدا اندری (مقعد) کو پوتر کرتا ہوں اور تیرے
تمام بدا اہاروں کو پوتر یعنی دھرم انکول کرتا ہوں یا کرتی ہوں۔ (یجروید ۶/۱۴)

ناظرینِ کرام

ویدک کارناموں کا یہ ایک نہایت ہی مختصر سا نمونہ ہے جسے
بھاری احتیاط سے نقل کیا ہے۔ مگر یہ نہ سمجھ لیجئے کہ ویدک تعلیمات
کی صرف اتنی ہی کارگزاریاں ہیں۔ اگر حیا مانع نہ ہوتی اور کتاب
کی ضخامت اجازت دیتی تو آپ دیکھ لیتے کہ وید کیسی کتاب ہے۔
امید ہے کہ ناظرین کرام اِسی مختصر کو کافی سمجھینگے + فقط

سلطان

فہرستِ مضامین

مصنفِ ہذا کی دیگر تصانیف

ازالۂ مادہ - دلائلِ سائنس اور براہینِ فلسفہ و منطق سے آریا سماج کے مایۂ ناز و بنیادی عقیدہ قدامت و ازلیتِ مادہ کی ایسی دندان شکن تردید ہے کہ آریہ سماج جواب سے اب تک عاجز ہے۔ قیمت ۱ر ۶ پائی۔

انسانِ کامل - اہل اسلام کی مسلّمہ کتب سے ثابت کیا ہے کہ سوائے یسوع مسیح کے اور کوئی انسان مظہرِ جامع و انسانِ کامل نہیں ہے۔ اس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا قلم رک چکا ہے۔ قیمت ۹ پائی۔

ہبوطِ نسل انسانی - احمدیوں کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے مترجم قرآنِ انگریزی اور خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری سے مصنف کی گناہِ آدم پر بحث ہوئی۔ جس میں بائبل۔ قرآن اور احادیثِ صحیحہ سے حضرت آدم سے گناہ سرزد ہونے۔ سزا پانے اور اس سزا میں تمام بنی آدم کی شمولیت کو ایسا ثابت کیا ہے۔ کہ کسی نے اب تک قلم نہیں اٹھایا۔ قیمت ۴ر

تصحیف التحریف - اس کتاب میں فاضل مصنف نے ثابت کیا ہے کہ قرآن شریف کو سچا مان کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ توراۃ و انجیل بدل گئی ہیں یا بدلی جا سکتی ہیں اور ثبوت میں قرآن۔ احادیث اور سرآمدہ علمائے مسلمین کی شہادات پیش کی ہیں۔ کسی مسلمان کو ہمت نہیں پڑی کہ جواب میں لب یا قلم کو حرکت دے۔ بہائی مذہب کے بانی کی تصنیف اور احمدی علما کی تحاریر بھی ثبوت میں شامل کی گئی ہیں معہ ضمیمہ ۵ر

ضمیمہ تصحیف التحریف - اس میں بابی مذہب کی مقدس کتاب ایقان کے حوالہ معہ اردو ترجمہ اور احمدی علما کے مضامین مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور سے ثابت کیا ہے کہ بائبل میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ قیمت ۹ پائی +

گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام بابو نظام الدین پرنٹر چھپا